مخالفینِ پاکستان

حسبِ فرمائش

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ عزیزیہ دھموا شریف (گجرات)

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹ

الناشر

قادری کتب خانہ، تحصیل بازار، سیالکوٹ

Marfat.com

Marfat.com

مکتبہ بستان السلام

مخالفینِ پاکستان

حسبِ فرمائش

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت صاحبزادہ

پیر محمد شفیع قادری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین دربار عالیہ عزیزیہ ڈھونڈا شریف (گجرات)

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم سیالکوٹ

الناشر

قادری کتب خانہ، تحصیل بازار، سیالکوٹ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ مخالفینِ پاکستان

تالیف ـــــــ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

ناشر ـــــــ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

قیمت ـــــــ چھ روپے

مطبع ـــــــ

عبدالحمید الجدہ پرنٹرز

Marfat.com

ابتدائیہ

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مملکتِ خداداد پاکستان ربّ ذوالجلال کی نعمت ہے اس ملک کے حصول کے لیے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کے مشائخِ عظام اور علماء کرام کا کافی حصّہ ہے جو کہ مسلم لیگ میں شامل تھے۔ لیکن دوسری طرف کانگریس اور احرار دونوں جماعتیں پاکستان بنانے کی سخت مخالف تھیں ان دونوں جماعتوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والے دیوبندی اور اہلحدیث علماء تھے۔

لیکن مقامِ افسوس ہے کہ تاریخ کو بدلتے ہوتے آج مخالفینِ پاکستان کو تحریکِ پاکستان کا مجاہد قرار دیا جاتا ہے جبکہ یہ کانگریس اور احرار کے نمک خوار تھے۔ اور پاکستان کی مخالفت میں انہوں نے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا تھا۔

اگر حکومت میں شامل حضرات بھی تاریخ پاکستان کو بدل کر پیش کریں تو مقامِ تعجب ہے اور پھر برسرِ اقتدار حضرات کا نوٹس نہ لینا مزید افسوس کن ہے اس کتاب میں مستند تاریخی دستاویزات سے دیوبندی اور اہلحدیث علماء کی کانگریس نوازی اور پاکستان دشمنی کا ثبوت درج کیا گیا ہے۔ تاکہ نوجوان نسل مخالفینِ پاکستان اور محبانِ پاکستان کا تجزیہ کر سکے۔ آئے دن اخبارات میں حکومت کی طرف سے بھی یہ اعلان ہوتا رہتا ہے کہ مخالفین پاکستان کے ارادوں کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ لیکن دوسری طرف حکومت میں ان علماء کا کافی دخل بھی ہے۔

ملکِ پاکستان میں آئے دِن تفرقہ بازی کی فضا کو ہوا دی جاتی ہے لیکن آج تک حکومت ان لوگوں کی نشاندہی نہیں کر سکی کہ یہ تفرقہ اور انتشار کی فضا پیدا کرنے والے کون ہیں؟ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ جو علماء پاکستان کے مخالف تھے۔

Marfat.com

آج وہ اِس مملکتِ خداداد کو پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتے۔ منبر و محراب سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تفرقہ اور انتشار کی فضا پیدا کرتے ہیں۔ بیرون ممالک سے بھی ان کو امداد کا ملنا اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ سب اہلسنّت وجماعت کی مخالفت میں ہی ہو رہا ہے

علماء اہلسنّت وجماعت نے کیونکہ یہ ملک بنایا ہے وہ ان کی حرکات بے باکیاں اور گستاخیاں برداشت کرتے ہوتے صرف دفاعی محاذ پر کام کر رہے ہیں۔

حکومت اور عوام کا فرض ہے کہ ان جماعتوں کے علماء اور تنظیموں پر کڑی نگاہ رکھے جن کے اکابر نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

Marfat.com

دیوبندی، غیر مقلد وہابیوں کے اکابر گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار تھے۔

اسماعیل دہلوی کا فتویٰ

وہابیہ نجدیہ کے مرزا حیرت دہلوی نے اپنی کتاب حیاتِ طیبہ[1] میں لکھا ہے کہ:

کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں اور دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (تاریخِ عجیبہ صفحہ ۲۳۷ دہلی، حیات طیبہ صفحہ ۲۹۶ مطبوعہ دہلی)

---

[1] حیات طیبہ مولانا اسماعیل ... کی مکمل سوانحعمری مع مختصر سوانح امیر المسلمین سید احمد رائے بریلوی مولانا صاحب کے حسب و نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ توحید و سنت کی اشاعت میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا ذکر ہے آخر میں سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کا حال اور ان کی کیفیت درج ہے۔ مردہ قلوب کو حرکت میں لانا چاہتے ہو تو مطالعہ فرمائیں۔

(مصنفہ مرزا حیرت دہلوی) (اہلحدیث امرتسر ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء)

Marfat.com

مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے کی ممانعت کا فتوےٰ دیا۔
ہے پیش کیا جاتا ہے:

"ہم لوگوں کو رعایا گورنمنٹ انگلشیہ کو جو گورنمنٹ کے عہد و امن میں ہیں اور ان کی طرف سے شعارِ دین کے ادا کرنے میں خود مختار و آزاد ہیں اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے"

(اشاعۃ السنۃ ص ۱۳ ضمیمہ ص ۶ ج ۲)

غیر مقلدین وہابیوں کے سید احمد بریلوی اور اسماعیل دہلوی کے فتوےٰ کو بھی بٹالوی درج کیا ہے۔ کہ سید احمد صاحب، مولوی اسماعیل صاحب نے انگریزوں سے جہاد کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ اور مولوی اسماعیل صاحب نے کلکتہ میں برملا مجلسِ وعظ میں کہا کہ ہم کو انگریزوں سے جہاد کرنا جائز نہیں ہے"

(اشاعۃ السنۃ ص ۵ ضمیمہ ص ۶ ج ۲)

وہابیوں کے محدث بٹالوی نے صرف فتوےٰ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انگریزوں کی حمایت کرتے ہوئے ان سے جہاد کی ممانعت پر "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" نامی کتاب لکھ دی۔

اور مسعود عالم ندوی رقمطراز ہیں:

"مولوی محمد حسین بٹالوی نے سرکارِ برطانیہ کی وفاداری میں جہاد کی منسوخی پر ایک مستقل رسالہ الاقتصاد فی المسائل الجہاد ۱۲۹۲ھ میں لکھا۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں اُس کے ترجمے ہوئے۔ یہ رسالہ سر چارلس ایچی سن اور سر جیمس لائل گورنران پنجاب کے نام معنون کیا گیا۔ مولوی محمد حسین نے اپنی جماعت کے علماء سے رائے لینے کے بعد ۱۲۹۶ھ میں یہ رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جلد دوم شمارہ گیارہ میں بطور ضمیمہ شائع کیا پھر مزید مشورہ و تحقیق کے بعد ۱۳۰۶ھ میں باضابطہ کتابی شکل میں شائع ہوا۔" (جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء ص ۶۲ ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۲۱۲)

Marfat.com

وہابی کی بجائے اہلحدیث کہلانے کیلیے بٹالوی کا انگریزوں کی خوشامد کر کے منظوری لینا!

انگریز بٹالوی کے شکر گزار تھے۔ بٹالوی کو جاگیر بھی دی اور انعام سے بھی سرفراز کیا۔ بٹالوی نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے لیے وہابی کی بجائے اہلحدیث کا نام مروج و مشتہر کیا۔ انہوں نے باقاعدہ حکومتِ برطانیہ کی وفاداری کا اعلان کیا۔ بٹالوی نے سرکاری تحریرات میں وہابی کی بجائے اہلحدیث لکھے جانے کے احکام جاری کرائے۔

محمد ایوب قادری لکھتے ہیں کہ:

"انہوں نے ارکانِ جماعت اہلحدیث کی ایک دستخطی درخواست لفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعے سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کر دی اس درخواست پر سرفہرست شمس العلماء میاں نذیر حسین کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے وہ درخواست اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی۔ وہاں سے حسبِ ضابطہ منظوری آگئی۔ کہ آئندہ وہابی کی بجائے اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا جائے"

(جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء از ایوب قادری)

قارئینِ کرام! اُس درخواست کا جواب اور منظوری اصل انگریزی مضمون کی درج کرنا ازحد مفید ہوگا۔ پڑھیئے اور وہابیوں کی کارستانیوں کا اندازہ لگائیے! درخواست کی منظوری انگریزی میں خود وہابیوں کے اخبار اہلحدیث امرتسر نے درج کی ہے:

Marfat.com

^

No: 137

FROM

W.M. young Esque,
Sectretary to the Government
of the Punjab.

To,

Moulvi Abu Said Mohammad Hussain
Editor of the 'Ashaat-ul-Sunnah'
Lahore.

D/Lahore 19th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No. 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to member of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No 1755 dated the 3rd from the officiating secretary to the Government of India, in the Home Department, the disconti-nuance of the use of The Term Wahabi in official correspondence.

2. I return the books Recieved with your

Marfat.com

letter No. 547/ of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the to
be Sir
Your most obedt Servant
Sd/
for the Secretary to the
Government of the Punjab.

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating secretary to the Government of the India Home Department to the secretary Government of the Punjab.

ترجمہ: صاحب ڈبلیو۔ ایم ینگ بہادر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۲۰ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ رمئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لیے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لیے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

چٹھی نمبری ۵۸، ۱ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چٹھی نمبر ۱۷۵۸ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۸۶ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۸۶۷ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

نواب صدیق حسن کی تصدیق

امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی کتاب ترجمان وہابیہ کے آخر میں اس درخواست کا اور انگریزوں سے اس کی منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

’فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری میں استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکارے جاتے اور اطلاق اس لفظ کا عامۃ موحدین پر کیا جاتا ہے۔ سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کیے جاویں۔ چنانچہ لفٹیننٹ گورنر بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدینِ ہند پر شبہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃ نہ ہو اور خصوص جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہوں اور گورنمنٹ ہند کے خیرخواہ ہیں۔ ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہ ہوں۔‘ (ترجمان وہابیہ ص ۶۲)

عبدالمجید سوہدروی کی تصدیق

غیر مقلدین حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی عبدالمجید سوہدروی جو کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد اور دیوبندیوں کے شیخ التفسیر احمد علی صاحب لاہوری کے داماد بھی تھے۔ نیز ایک عرصہ تک سوہدرہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ سے اخبار اہلحدیث اور مسلمان شائع کرتے رہے ہیں۔ جمعیت وہابیہ کے ذمہ دار عہدیدار بھی رہ چکے ہیں نے

Marfat.com

بھی اپنی کتاب سیرت ثنائی میں بھی اس منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"بٹالوی نے اشاعۃ السنہ کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا۔ اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔" (سیرت ثنائی ص۳۷۲)

دیوبندی حضرات کی آماجگاہ اور مرکزی دار العلوم دیوبند انگریز حکومت کا موافق اور اس کا ممد و معاون تھا۔

مدرسہ دیوبند انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ موافق سرکار ہے

دیوبندی "مولوی احسن نانوتوی" کے سوانح نگار نے دیوبندیوں کے مرکزی مدرسہ "دیوبند" کے متعلق حکومتِ برطانیہ کے لفٹیننٹ گورنر کے ایک معتمد انگریز پامر نامی کا تاثر اس طرح درج کیا ہے کہ:

"اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے۔ وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص۲۱۷ مطبوعہ کراچی)

ناظرین! جو مرکزی مدرسہ انگریزوں کا پٹھو ہو تو وہاں سے فارغ التحصیل ہونے والے بھی یقیناً انگریزوں کے پٹھو اور نمک خوار ہوں گے۔ یہ دیوبندیوں کے ماتھے پر ایک ایسا بدنما داغ ہے جو قیامت تک نہیں اتر سکتا

Marfat.com

علماء اہلسنت وجماعت کا مطالبہ

مسلک اہلسنت وجماعت (بریلوی) کے علماء اکثر دبیشتر مرتبہ حکام بالا کو اس حقیقت سے باخبر کرتے رہتے ہیں کہ ہندوستان سے دیوبندی مولویوں کا آنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ مختلف بہانوں سے پاکستان آتے ہیں۔ دراصل ان کا آنا پاکستان میں تخریبی کارروائی کرانا مقصود ہے۔ دیوبندیوں نے پاکستان بننے کی سر توڑ مخالفت کی تھی۔ اور پاکستان کے قیام کا نعرہ بلند کرنے والی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کی ببانگِ دُہل نہ صرف مخالفت ہی کی بلکہ اس پر طرح طرح کے فتوے لگائے۔ نظریہ پاکستان کا استہزاء اڑایا اور طنزیں کیں۔ بلکہ جب پاکستان بن بھی گیا تب بھی اس کو بازاری عورت، پلیدستان، خاکستان، سانپ اور گناہ جیسے نازیبا الفاظ سے یاد کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ ایسے حضرات ملک وملت کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ حکومت کو ان پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور دوسرے ممالک سے ان کی آمدورفت بند کرنی چاہیئے۔

دیوبندی وہابی مولویوں کا پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنا

روزنامہ کوہستان لاہور نے اپنی ۲، نومبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ:

"بھارت سے ہر سال حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ احراری مولوی یا کانگریسی مولوی کو بھیجا جاتا ہے۔ جو پاکستان کے خلاف اور بھارت کے حق میں پراپیگنڈا کرتا ہے۔" (کوہستان ۲، نومبر ۱۹۵۶ء)

احرار علامہ اقبالؒ کے نظریہ کے مخالف تھے

مصورِ پاکستان علامہ اقبال مرحوم انگریز کے خلاف آواز اٹھاتے رہے اور یہ

Marfat.com

دیوبندی مولوی انگریز سے وظیفہ حاصل کرتے رہے۔ اس لیے خود دیوبندیوں احراریوں نے یہ حقیقت رپورٹ تحقیقاتی عدالت میں تسلیم کی ہے کہ:

"احرار اور علامہ اقبال کے نظریوں کے درمیان کھلا ہوا تصادم موجود تھا۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۸)

علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے حسین احمد مدنی کے متعلق اشعار

علامہ اقبال نے جب دیوبندی مولویوں کے سردار مولوی حسین احمد مدنی کے نظریات کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کے خلاف پایا تو لکھا:

عجم ہنوز نہ داند رموز دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

سرود بر سر منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است

بمصطفٰے برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

اسی لیے دیوبندی مولوی عامر عثمانی نے دیوبند سے ہی شائع ہونے والے اپنے ماہنامہ "تجلی" میں دیوبند مدرسہ کے متعلق ایک نظم شائع کی ہے جس کا عنوان ہے:

دیوبند سے

کیا گردشِ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں
دیوبند تیرا حالِ زبوں دیکھ رہا ہوں

سمٹا ہوا ساحل ہے کہ ٹھیری ہوئی موجیں
کیوں تیرے سمندر میں سکوں دیکھ رہا ہوں

اُٹھے تری آغوش سے کتنے ہی مجاہد
اغیار کا اب صید زبوں دیکھ رہا ہوں

اللہ رے یہ مسندِ افتاء کی اہانت
اپنوں کا بھی ہوتا ہوا خون دیکھ رہا ہوں

Marfat.com

آوارگیٔ فکر و نظر اہلِ حرم کی!
جو داعیِ اسلام تھے وہ دیش بھگت ہیں
اسلاف کے دل بھی ترے فتووں سے ہیں مجروح
غیروں سے ہے اُلفت تجھے اپنوں سے ہے اُلجھاؤ
یہ منصب افتاء یہ فتووں کی یہ اندھیر
پنہاں اسی تخریب میں تعمیر کے انوار
حق گوئی دبیا کی اسلاف کی سوگند
کس برق نگاہی کا یہ اعجاز ہے افسر

ناپختہ مگر جوشِ جنوں دیکھ رہا ہوں
نیرنگیٔ دوراں کا فسوں دیکھ رہا ہوں
تکفیر کا یہ شوقِ فزوں دیکھ رہا ہوں
بدلا ہوا اندازِ جنوں دیکھ رہا ہوں
فنکاریٔ شیطان کا فسوں دیکھ رہا ہوں
چھٹ جائیں گے بادل یہ شگوں دیکھ رہا ہوں
تجھ کو پئے اغراض نگوں دیکھ رہا ہوں
اب شعلہ فشاں سوزِ دروں دیکھ رہا ہوں

(ماہنامہ تجلی دیوبند ص۵۳ مئی ۱۹۵۷ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کو بھی انگریزوں سے ماہانہ امداد ملتی تھی۔ چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی شبیر احمد عثمانی نے خود اس کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

اشرف علی تھانوی کو انگریز کیطرف سے چھ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ

"حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ..... ہمارے آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو۶۰۰ روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔" (مکالمۃ الصدرین ص۹)

غیر مقلد دیوبندی دہابیوں کی تبلیغی جماعت کے بانی کو بھی انگریزوں سے روپیہ ملتا تھا۔ اس کا ذکر بھی دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمان صاحب نے کیا ہے۔

Marfat.com

تبلیغی جماعت کے بانی کو انگریزوں سے روپیہ ملتا تھا!

"مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب ..... کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومت (برطانیہ) کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہوگیا۔"
(مکالمۃ الصدرین صث)

جمعیّت عُلماءِ اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور ایماء پر بنائی گئی تھی

دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمٰن کی تقریر کا خلاصہ دیوبندی حضرات کے دارالاشاعت دیوبند ضلع سہارنپور کے شائع کردہ رسالہ مکالمۃ الصدرین میں ان الفاظ میں درج ہے:

"مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیۃ العلماءِ اسلام[1] حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔"
(مکالمۃ الصدرین صث)

دیوبندی وہابی مولویوں نے جو انگریزی حکومت سے بغاوت کرنا خلافِ قانون قرار دیا۔ یہ اسی امداد کا ہی کرشمہ تھا۔ چنانچہ دیوبندیوں کے مولوی احسن نانوتوی کے متعلق رقمطراز ہیں کہ:

---

[1] آج کل جمعیت علماءِ اسلام کے صدر مفتی محمود صاحب ہیں۔ خود ہی ان حضرات کی غیرت و حمیت کا اندازہ لگالیں۔

Marfat.com

انگریزوں کی حکومت سے بغاوت کرنا خلافِ قانون ہے

"۲۲ مئی کو نمازِ جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب نے بریلی کی مسجد نو محلہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلافِ قانون ہے۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص۵۰)

انگریزوں کی حمایت میں اس تقریر کا جو اثر لوگوں پر ہوا اُس کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"اس تقریر نے بریلی میں ایک آگ لگا دی۔ اور تمام مسلمان مولانا محمد احسن صاحب نانوتوی کے خلاف ہو گئے۔ اگر کوتوال شہر شیخ بدرالدین کی فہمائش پر مولانا بریلی نہ چھوڑتے تو ان کی جان کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔" (مولانا محمد احسن نانوتوی ص۵۱)

حالی سے انگریزوں کی تعریف

الطاف حسین حالی نے بھی انگریزوں کی تعریف میں اشعار لکھے ہیں چنانچہ "کلیاتِ نظمِ حالی" میں حالی نے "مژدہ قدوم حضور شاہزادہ ویلز در ہندوستان" کی سُرخی دے کر لکھا ہے کہ:

مژدہ ہو اہلِ مشرق دن پھرے تمہارے
مشرق سے سوئے مشرق آیا ہے مہرِ تاباں

گلہ کی اپنے لینے آیا خبر کہاں سے
ہے ایسے گلہ باں پر گلہ کی جان قربان

ہندوستاں بھی تجھ سے کچھ آج کل نہیں کم
اے معدنِ بزرگی اے خاکِ انگلستان

تیرے نصیب کا تو کیا پوچھنا ہے لیکن
ہندی بھی ان دنوں ہیں قسمت پہ اپنی نازاں

مہمان ہے آج ان کا اُس شاہ کا ولی عہد
روئے زمین کے سلطان جھکتے ہوئے ہیں مہماں

(کلیاتِ نظمِ حالی ط۱۲۹)

Marfat.com

اکابر وہابیہ پاکستان کے مخالف تھے

جن حضرات کی رگ رگ میں انگریز کی وفاداری اور نیاز مندی سمائی ہو۔ اور جو کبیرالسن ہونے کے باوجود انگریزوں کی خدمت اور ان کے مشن کو کامیاب اور کامران کرنے کے لیے والنٹری طور پر اپنے آپ کو پیش کرنے کا جذبہ رکھیں وہ حضرات پاکستان کے کیسے خیر خواہ اور محب ہوں گے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ اکابر وہابیہ پاکستان کے مخالف تھے اور کانگریس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ علماء اہلسنت اور شائخ اہلسنت وجماعت کی کوششوں سے جب پاکستان معرض وجود میں آگیا اور وہابی مولویوں کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوا تو پھر اُنہوں نے عوام میں اپنا منہ دکھانے کے لیے اپنے آپ کو پاکستان کا بہی خواہ اور خیر خواہ ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ اور وہابیوں نے اُن حضرات کو اپنی جمعیت کا امیر اور ناظم اعلیٰ مقرر کر دیا جیسا کہ مولوی داؤد غزنوی اور مولوی اسماعیل سلفی یہ دونوں حضرات کانگریسی تھے۔ اول الذکر مرکزی جمعیت کے امیر اور آخر الذکر جمعیت کے ناظم اعلیٰ رہ چکے ہیں۔

پاکستان کی مخالفت میں وہابی علماء اور عوام کا کردار

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ۲۷ر مئی ۱۹۴۹ء کو لاہور میں جمعیت وہابیہ مغربی پاکستان کے اجلاس میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے واضح طور پر اس حقیقت کی قلعی ان الفاظ میں کھولی ہے:

(۱) بہت سے اہلحدیث علماء اور عوام و امراء کانگریس کا ساتھ دیتے تھے اور تقسیم نہیں چاہتے تھے۔

(۲) بعض اہلحدیث علماء اور بہت سے عوام احراری تھے۔ وہ کانگریس

Marfat.com

کے ساتھی تھے یا نہ لیکن بہرحال مسلم لیگ کے موافق نہ تھے۔
(۳) اسی طرح بہت سے اہلحدیث خاکسار تھے۔ یہ بھی کانگریس کے موافق ہوں یا نہ ہوں لیکن مسلم لیگ کے موافق نہ تھے۔
(۴) بہت سے متوسط درجے کے اہلحدیث عوام اور بعض علماء اور انگریزی دان وکلاء مودودی تھے۔ جو اپنا نام اسلامی جماعت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ کانگریس کے خلاف آواز اٹھاتے تھے لیکن انہوں نے عملی طور پر مسلمانوں کی عام جماعت مسلم لیگ کو بھی ووٹ نہ دیا۔
(احتفال الجمہور ص۱۲)

امام الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری

مولوی ثناء اللہ امرتسری سے کانگریس اور مسلم لیگ میں سے کس میں شرکت کی جاتے کا سوال ہوا تو مولوی صاحب نے اس کے جواب میں واضح الفاظ میں مسلم لیگ کی حمایت نہ کی تھی۔ وہ سوال وجواب دونوں درج ہیں۔
س:۔ آج کل ہندوستان میں دو پارٹیاں (جماعتیں) کانگریس و مسلم لیگ کا ہر چہار طرف شوروغوغا ہے۔ اور دونوں پارٹیوں میں ہمارے چوٹی کے علمائے کرام و رہنمائے ملت (ہندوستان کے پالٹیکس میں جو بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں) شامل ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ دونوں جماعتیں اپنی اپنی جماعت میں شامل کرنے کو مسلمانوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ جواب طلب یہ کہ موجودہ انقلاب کے دور میں اپنے مذہب اسلام کو ملحوظ رکھتے ہوئے مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہلحدیث کو خصوصاً کس کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ آیا کانگریس میں یا مسلم لیگ میں۔
ج۔ عام ملکی حالات میں جس قدر مذہب اجازت دے اُس جماعت

Marfat.com

کے ساتھ ہو جاؤ۔ جو مفادِ عامہ کے لحاظ سے اچھا کام کرے"

(اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۲ ۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء)

اخبار اہلحدیث امرتسر میں اہلحدیث کانفرنس کی مجلسِ عاملہ کی کارروائی شائع ہوئی ہے جس میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"کانگریس کے گرم ممبر اپنا مافی الضمیر کھلے لفظوں میں ظاہر کر دیتے ہیں کہ ہم پورن سوراجیہ (مکمل آزادی اندرونی اور بیرونی) حاصل کریں گے۔ گول میز کانفرنس لندن میں ایسی تقریریں بکثرت ہوتی رہیں۔ ہماری غرض اس نوٹ لکھنے سے یہ ہے کہ کانگریس نے اپنا مافی الضمیر بتانے میں کوئی بخل یا فریب سے کام نہیں لیا۔ اور نہ اس دعوے میں اس نے تبدیلی کی کہ ہمیں کل ہندوستانیوں کی قائم مقام ہوں۔

آج کل جبکہ کانگریس اپنے عروج کو پہنچ چکی ہے۔ اور اپنے مقصد میں قریباً کامیاب ہو چکی ہے۔ اب اس کی مخالفت کرنا ہمارے (وہابیوں) کے خیال میں چنداں مفید نہیں ہے۔"

(اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۵ ۔ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

ناظرین! مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بعد وہابیہ کے مولوی عبدالقادر قصوری کا بھی کردار پڑھ لیں۔

Marfat.com

مولوی عبدالقادر قصوری[1]

وہابیہ نجدیہ کے مولوی عبدالقادر قصوری بھی کانگریسی تھے۔ جس کا تذکرہ وہابیہ کے مولوی احسان الٰہی ظہیر کے اپنے ماہنامہ "ترجمان الحدیث" میں "مولانا عبدالقادر قصوری" کے ہیڈنگ سے ابوسلمان شاہجہان پوری کے شائع کردہ مضمون میں اس طرح ہے :-

"مولوی عبدالقادر قصوری) پنجاب خلافت کمیٹی کے صدر رہتے۔ پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کے بھی وہ مدت تک صدر رہے تھے۔ اور جب تک وہ اپنی صحت کی بنا پر کنارہ کش نہیں ہوتے۔ آل انڈیا کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔"

(ترجمان الحدیث صفحہ ۵۵ مئی۔ جون ۱۹۷۳ء)

وہابیوں کے ممدوح مولوی غلام رسول مہر نے بھی مولوی عبدالقادر قصوری کے متعلق لکھا ہے کہ:

"مولوی عبدالقادر قصوری ..... نے سالہا سال تک کانگریس کی خدمت کی۔ اور پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ بلاخوف و تردید کہا جا سکتا ہے کہ پنجاب میں کانگریس کو ان سے زیادہ مخلص، صاحب ایثار اور بے غرض رہنما آج تک نہیں ملا۔"

(ترجمان الحدیث صفحہ ۵۵ مئی جون ۱۹۷۳ء)

---

[1] مولوی عبدالقادر قصوری وہابیہ نجدیہ کی موجودہ جمعیت کے امیر مولوی معین الدین لکھوی کے والد ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

Marfat.com

غلام رسول مہر مزید لکھتے ہیں کہ :۔

"انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بہت سی خدماتؔ انجام دیں۔ اگرچہ نہرو رپورٹ کے وقت ان کا مسلک ہمارے نزدیک صحیح نہیں رہا تھا۔" (ترجمان الحدیث ص۵۷ مئی، جون ۱۹۷۳ء)

ابو سلمان شاہجہان پوری نے اپنے مضمون میں مولوی عبدالقادر قصوری کی سیاسی معاملات یعنی کانگریس کی حمایت اور معاونت کو وہابیہ کے اکابر کا ہی اندازِ فکر قرار دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ملک کے سیاسی معاملات میں ان کا اندازِ فکر وہی تھا جو جماعت اہلحدیث کے دوسرے اکابر کا تھا۔" (ترجمان الحدیث ص۵۹ مئی، جون ۱۹۷۳ء)

غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے ممدوح شورش کاشمیری نے بھی مولوی عبدالقادر قصوری کے متعلق کہا ہے۔

"انجمن پنجاب میں مولانا آزادؔ کا نائب سمجھا جاتا تھا۔"

(ترجمان الحدیث ص۶۱ مئی، جون ۱۹۷۳ء)

دیوبندیوں کے مولوی سلیمان ندوی نے بھی مولوی عبدالقادر قصوری کے متعلق واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ :۔

"خلافتِ حجاز اور کانگریس میں بیش از بیش حصہ لیا۔"

(ترجمان الحدیث ص۶۲ مئی، جون ۱۹۷۳ء)

لہ غلام رسول مہر تو کانگریس کی حمایت کرنے والے مولوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بہت سی خدمات سرانجام دیں مگر وہابیہ کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ کانگریسی علماء دس کروڑ مسلمانوں کی تباہی کا بوجھ اٹھا رہے ہیں (پیغام ہدایت ص۱۱)

تہ یہ ہر ایک ذی علم پر واضح ہے کہ مولوی ابوالکلام آزاد کٹر کانگریسی تھے۔ لہٰذا پنجاب میں ان کے نائب قصوری بھی کٹر کانگریسی تھے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

Marfat.com

مولوی داؤد غزنوی کانگریسی

وہابیہ نجدیہ کے مشہور خاندان غزنوی کے ایک فرد تھے۔ جو کہ مولوی عبدالجبار غزنوی کے بیٹے تھے۔ غزنوی صاحب اپنے دادا عبداللہ غزنوی کی طرح تحریکِ پاکستان کے مخالف انگریزوں کے حامی تھے۔ احرار اور کانگریس کے ہمنوا تھے۔ اور انہی لیڈروں میں ان کا شمار ہے۔ ان جماعتوں کا تحریکِ پاکستان کے سلسلہ میں جو کردار رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ تب بھی ایک مورخ کی تحریر سے اس کو آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ مورخ عاشق حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ :

غزنوی تحریکِ پاکستان کے مخالف تھے

جو قوم داؤد غزنوی کو بھی تحریکِ پاکستان کا مجاہد کہتی ہے۔ اسے تاریخ لکھنے یا لکھوانے کا کوئی حق نہیں۔ ممکن ہے کہ آپ کہیں کہ مرے ہوؤں کا ذکر اچھے انداز میں کرنا چاہیئے تو جناب تاریخ تو مرے ہوؤں کے اعمال و کردار ہی کے ذکر سے بھری ہوئی ہے۔ اگر ہم نے مرے ہوؤں کے ذکر سے زبان بند کر لی۔ تو تاریخ نویسی کیسے ہوگی۔ کاش آج حمید نظامی ہوتے تو آپ کو بتاتے کہ داؤد غزنوی کا رول کیا تھا۔

کسی تبکدے میں کروں بیاں تو کہے صنم بھی ہری ہری

دیانت و امانت اور کریکٹر کے اعتبار سے داؤد غزنوی تو خضر حیات ٹوانہ کے جوتے سیدھے کرنے کے اہل نہ تھے۔ (روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۳ء)

داؤد غزنوی ہندو قوم سے مایوس نہیں

وہابی مولوی عنایت اللہ اثری وزیر آبادی حال مقیم گجرات اپنی جماعت کی معتقد شخصیت داؤد غزنوی کی ہندو نوازی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ :

" مولوی داؤد صاحب اپنی قوم (وہابیہ) سے سخت مایوس ہیں۔ لیکن ہندو قوم کانگریس سے مایوس نہیں۔ صبح و شام ان کے کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے دفتروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ اور اپنی جماعت

Marfat.com

کا کوئی کام نہیں اور درس تک بھی نہیں۔ حالانکہ بورڈ لگا رکھا ہے کہ یہاں روزانہ درس ہوتا ہے۔ جو کہ خلافِ واقعہ ہے۔ (الجسر البلیغ ص۱۲۰ ج ۱)

مولوی اسماعیل کانگریسی!

ناظرین! وہابیہ کی مرکزی جمعیت کے امیر کے بعد ان کی مرکزی جمعیت کے ناظمِ اعلیٰ جو کہ بعد میں مرکزی جمعیت کے امیر بھی تھے جن کا نام اسماعیل سلفی تھا۔ ان کا ذلت آمیز کارنامہ ہندوؤں اور سکھوں کو خوش کرنے کے لیے جو سرانجام دیا۔ قیامت تک کے وہابی اپنے چہرے سے اس بدنما داغ کو مٹا نہیں سکیں گے۔ ملاحظہ فرمائیں!

اسماعیل کانگریسی آف گوجرانوالہ کا مردہ سبھاش چندر کی صدارت میں تقریر کرنا

غیر مقلدین وہابیہ کی انجمن مفاد المسلمین سیالکوٹ کے صدر نے اپنے شائع شدہ پمفلٹ 'حافظ محمد شریف صاحب کی قلابازیاں' میں مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کو کٹر کانگریسی لکھ کر ان کے ایک شرمناک کارنامے کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے:

'مولوی محمد اسماعیل صاحب وہ کانگریسی ہیں جو مردہ سبھاش چندر بوس کے فوٹو کی صدارت میں تقریر کر چکے ہیں۔ ایسے موحد ہیں جو بُت کی صدارت میں تقریر کریں۔ (حافظ محمد شریف صاحب کی قلابازیاں ص۶)

کانگریس اور انگریزوں کی حکومت

کانگریس دراصل انگریزوں کی حکومت کو مضبوط کرنے کا ایک پلیٹ فارم تھا۔

Marfat.com

کانگریس کے نمائندے انگریزی حکومت کے پرزے تھے۔ یہ کسی اہلسنت وجماعت کے ذی علم بزرگ کا فیصلہ نہیں بلکہ وہابی معمر اور مقتدر شخصیت کا فیصلہ ہے۔ اور وہ شخصیت شہر سیالکوٹ کے مولوی ابراہیم صاحب میر ہیں۔ چنانچہ میر صاحب لکھتے ہیں؛

"جو جماعت (کانگریس) اس وقت یہ دعوے کرے کہ ہم انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اس کی شب و روز کی تگ و دو اسمبلیوں کے مقابلہ میں اپنے آدمی بھرتی کرنے میں صرف کرتی ہو۔ جہاں پر انگریزی قانون کو جاری کیا جائے گا۔ وہ جماعت پبلک کو دھوکا دیتا ہے۔ اور لوگوں کی عقل کی آنکھ میں خاک ڈالنا چاہتی ہے۔ معمولی سوجھ کا مقام ہے کہ یہ لوگ حکومتِ انگریزی کی مشین کے پرزے بنیں گے یا اُس مشین کے توڑنے والے ہیمر (ہتھوڑے) ؟

جب یہ امر واضح ہوگیا کہ یہ لوگ حکومتِ انگریزی کی مشین کے پرزے بنیں گے تو اب اُن کا یہ دعویٰ کہ ہم انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں صریحاً دھوکا ہے۔ جس سے وہ عوام میں جوش پھیلا کر اپنے شکم پرور مطالب پورے کرنا چاہتے ہیں۔" (پیغامِ ہدایت ص۲۹)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اپنے فرقہ کے کانگریسی مولوی ابو القاسم بنارسی کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے کانگریس کا اصل مقصد بیان کرتے ہیں کہ؛

"اس عبارت سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ ملک کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ اپنی قوم کے بہترین دماغوں کو انگریزی سیاست کے ماتحت غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا ہے۔"

(پیغامِ ہدایت ص۲۸)

Marfat.com

مولوی ابوالقاسم بنارسی کانگریسی

یہ بھی وہابیہ نجدیہ کی ممتاز شخصیتوں میں سے ہیں۔ امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ان کے بہت مداح ہیں۔ یہ بھی کانگریس کی ترویج و تشہیر اور اس کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے پیش پیش تھے۔ ہندوؤں، سکھوں اور کانگریسی اخباروں نے ان کے بیانات کو بہت عمدہ انداز میں شائع کیا۔ بنارسی صاحب نے پاکستان کے بنانے کی جس شدومد سے مخالفت کی ہے وہ بنارسی کے ہمعصر اور ہم مسلک مولوی ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی کے بیان سے پیش کر دینا وہابیوں کے منہ پر ایک زبردست طمانچہ ہے جو کہ یہ ہے:

پاکستان کا نعرہ ڈھونگ ہے

مولوی ابوالقاسم صاحب نے کہا کہ پاکستان کا نعرہ محض ایک ڈھونگ ہے۔ نیز یہ کہا کہ یہ وہ لفظ ہے جو اب تک شرمندۂ معنے نہیں ہوا۔ پھر یہ کہا کہ پاکستان پیش کرنے والوں نے اب تک پاکستان کی صحیح تعریف نہیں کی۔ پھر یہ کہا کہ ہندوستان میں پاکستان کا تحقق ممکن نہیں۔" (پیغام ہدایت ص۸)

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"مولوی ابوالقاسم صاحب کی یہ عبارت ہندوؤں، سکھوں اور کانگریسی اخباروں کی صدائے بازگشت ہے۔ جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی کہہ دیا۔" (پیغام ہدایت ص۹)

بنارسی گاندھی اور نہرو کی آواز کے لاؤڈ سپیکر ہیں

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اپنے فرقہ کے مولوی ابوالقاسم بنارسی کو گاندھی اور نہرو کی آواز کا لاؤڈ سپیکر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

Marfat.com

"یہ آواز گاندھی جی اور پنڈت نہرو صاحب کی ہے۔ مولوی ابوالقاسم صاحب ان کی آواز کے لاؤڈ سپیکر ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں کہتے۔ مسٹر گاندھی جی پکارتے ہیں کہ پاکستان کی تعریف معلوم نہیں۔ پنڈت نہرو صاحب بھی واویلا مچاتے ہیں۔ کہ تعریف معلوم نہیں۔ آریہ اور کانگریسی اخبار لاہور وغیرہ مقامات کے بھی یہی شور اٹھاتے ہیں کہ ابھی تک اس کی تعریف پیش نہیں ہو سکی۔ سکھ الگ چلا رہے ہیں کہ ہم پاکستان نہیں بننے دیں گے۔" (پیغام ہدایت ص۵۴)

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے بنارسی صاحب کے متعلق بھی واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

"مولوی ابوالقاسم صاحب گئو رکھشا والے پرلے کانگریسی ہیں۔"

(پیغام ہدایت ص۷۶)

کانگریس میں وہابی مولویوں کا بڑھ چڑھ کر حصہ لینا وہابیہ کی تحریروں سے واضح ہے اب ان کانگریسی مولویوں پر وہابیوں کی شہرہ آفاق شخصیت مولوی ابراہیم صاحب میر کا فتوائے ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی ابراہیم میر کا فتوائے

مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے اپنے رسالہ "پیغام ہدایت" میں نمایاں حروف میں یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ:

"کانگریسی علماء دس کروڑ مسلمانوں کی تباہی کا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔" (پیغام ہدایت ص۱۰۱)

وہابیوں کو مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کی نصیحت

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اپنے فرقہ کے لوگوں کو اپنے

Marfat.com

مولویوں کے دھوکے سے باخبر رہنے کی تلقین کرتے ہوئے اپنے کانگریسی مولویوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں کہ:

"اہلحدیث جماعت اپنے ناقص العلم۔غیر محتاط۔نام نہاد علماء کی تحریروں اور تقریروں سے دھوکہ نہ کھائے۔کیونکہ ان میں بعض تو پرانے خارجی اور بے علم محض ہیں۔اور بعض کانگریسی ہیں۔" (احیاء المیت ص۳۶)

پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمۃ کا فتوےٰ

عارف کامل اعلیٰحضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ آف گولڑہ شریف سے کسی نے کانگریس میں شامل ہونے کے متعلق فتوےٰ پوچھا۔اُس کا جواب جو آپ نے تحریر فرمایا وہ فتاویٰ مہریہ میں درج ہے۔ناظرین کے لیے وہ سوال اور جواب دونوں درج ذیل ہیں۔

سوال:۔ کیا مسلمان کو کانگریس میں شامل ہونا چاہیئے یا نہ؟

جواب: مکرمی شاہ صاحب۔ وفق اللہ تعالیٰ الجانبین لما یحب ویرضٰی تسلیم۔استدعاء دُعا۔میری رائے میں یہ شمولیت اسلام کے برخلاف اور ناجائز ہے۔ العبد دُعاگوئی و دعاجوئی از گولڑہ بقلم خود۔

ناظرینِ کرام! کانگریس کی بنیاد مسلمانوں کی بہتری اور خیر خواہی پر نہ تھی۔بلکہ اُس کا مقصد انگریز کو مضبوط کرنا تھا۔جیسا کہ چوہدری حبیب احمد صاحب نے اپنی کتاب "تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء" میں مسٹر ستیہ پال کی کتاب کے حوالہ سے شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔اُس کے چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:

کانگریس کے قیام کا مقصد کیا تھا

مسٹر ستیہ پال جو کہ کانگریس کے ساٹھ سال کے مؤلف کے الفاظ سُنیئے:۔

"مسٹر ہیوم نے کانگریس کی بنیاد رکھی۔ہندوستان کی بہتری کے لیے نہیں بلکہ برٹش راج کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لیے مسٹر ہیوم کا کوئی کتنا

ہی شکریہ کیوں نہ ادا کرے۔ کہ انہوں نے ایک ایسی تنظیم کی بنا ڈالی۔ جو اپنی کوششوں سے شاہ بلوط کے درخت کی طرح پروان چڑھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر ہندوستانی اس بات کو ملحوظ رکھے۔ کہ اس کی پشت پر بیرونی حکومت کے جوئے سے آزاد کرانے کا مقصد نہ تھا۔ بلکہ یہ کہ برٹش حکومت کی جڑیں ہندوستان میں اور مضبوط و مستحکم ہوں۔ تاجِ برطانیہ سے وفاداری کانگریس کا مذہبی فریضہ تھا۔ تعلیم یافتہ برٹش طرزِ حکومت کا دلدادہ تھا۔"

(کانگریس کے ساٹھ سال ص ۱۱۱)

کانگریس کا دوسرا اجلاس

سنہ ۱۸۸۶ء میں کلکتہ میں دادا بھائی نوروجی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں انہوں نے اپنے خطبۂ صدارت میں فرمایا کیا یہ ممکن ہے کہ اس قسم کا اجتماع جس کا ہر فرد برٹش حکومت کی نعمتوں سے واقف ہے۔ کسی ایسے مقصد کے لیے منعقد ہو سکتا ہے۔ جو حکومت کے خلاف ہو؟ اس حکومت کے جس نے ہم کو یہ سب کچھ عطا کیا ہے۔ ہم کو صاف طور سے اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ ہم سر سے پیر تک وفادار ہیں؛

(کانگریس کے ساٹھ سال مؤلفہ ستیہ پال ص ۱۲۷۔ بحوالہ تحریکِ پاکستان اور نیشنلسٹ علماء مصنفہ چودھری حبیب احمد ص ۲۵۹، ۲۶۰)

کانگریس کے انگریز صدر

کانگریس کا بانی ہی انگریز نہ تھا۔ بلکہ اس کے متعدد اجلاسوں کی صدارت انگریز کرتے تھے۔ سنہ ۱۸۸۸ء میں الہ آباد کے اجلاس کی صدارت مسٹر جارج ویول نے کی۔ سر ولیم ویڈربرن انڈین سول سروس کے آدمی تھے۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں انہوں نے پنشن لی۔ اور سنہ ۱۸۸۹ء میں انہوں نے بمبئی کے اجلاس کی صدارت کی جس میں برٹش پارلیمنٹ کے ممبر اور انگلستان کے مشہور خطیب چارلس بریڈ نے شرکت کی پھر سنہ ۱۸۹۴ء میں پارلیمنٹ کے ایک دوسرے ممبر ویب نے کانگریس کے اجلاس کی صدارت کی مسلم لیگ کے قیام سے صرف دو سال قبل یعنی سنہ ۱۹۰۴ء میں بمبئی کے اجلاس کی صدارت سر ہنری کاٹن

Marfat.com

نے کی۔ جو انڈین سول سروس کا آدمی اور آسام کا چیف کمشنر رہ چکا ہے۔"
(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۲۶۱،۲۶ از چوہدری حبیب احمد)

برطانیہ کی کانگریس نوازی

مسلم لیگ کے قیام کے وقت انگریز اور کانگریسی لیڈروں میں اس قدر باہمی موانست تھی۔ کہ جو ہندوستانی کانگریس کے اجلاس کی صدارت کرتا یا اس کے اندر کوئی اہمیت حاصل کرتا وہ فوراً یا تو ہائی کورٹ کا جج بنا دیا جاتا یا وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر نامزد ہو جاتا۔ چنانچہ سر ایس برامہانیہ ایر دی کرشنا سوامی ایار، سر سنکرن میر، مسٹر راما سوام کانگریس کے عہدے حاصل کر کے حکومت کی کلیدی آسامیاں حاصل کرتے رہے۔ سر ایم کرشنا میر کانگریس میں نمودار ہوئے۔ اور لا ممبر بنا دیئے گئے۔ اس طرح مسٹر چندا وکار این۔ ایم۔ سمرانتھ اور مسٹر جی۔ این باسو اور سر جمنا لال سیتو کانگریس کے پلیٹ فارم ہی سے عہدوں تک پہنچے۔ مسٹر ایس آر داس نے ۱۹۰۵ء میں کانگریس میں ایک زوردار تقریر کی۔ اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن نامزد کر دیئے گئے۔ مسٹر ایس سنہا کو صرف کانگریس کے اہم لیڈر ہونے کی بنا پر بہار کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنایا گیا۔ سر فیروز شاہ مہتہ کو لارڈ کرزن ۱۹۰۵ء میں سر کا خطاب دیا۔ جو کانگریس کے بہت بڑے لیڈر تھے۔ اور سری نواس ساستری کو محض کانگریس کا لیڈر ہونے کی وجہ سے لیجسلیٹو کونسل کا ممبر نامزد کیا۔

برطانیہ کی کانگریس نوازی کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۰۸ء میں جب کانگریس کونشن کا اجلاس مدراس میں ہو تو اس وقت کے گورنر سر آرتھر لالی نے اپنے خیمے کانگریس کے اجلاس کے لیے عطا فرمائے۔ ان تمام واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ مسٹر ستیہ رامیہ پتا بھائی نے اپنی کتاب ہسٹری آف دی کانگریس (History of the Congress) میں درج کیا ہے۔"
(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۲۶۲،۲۶۱ مطبوعہ البیان چوک انارکلی لاہور)

Marfat.com

مسلم لیگ اور دیوبندی، مودودی

مُسلم لیگ میں شرکت اکابر دیوبند کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے

دیوبندیوں کے اکابر نے بھی مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ چنانچہ اشرف علی تھانوی کے متعلق مولوی عبدالاحد سورتی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

"محمد ظفر احمد تھانوی اور مولوی شبیر علی تھانوی کا مسلم لیگ میں شرکت کرنا ہمارے اکابر (دیوبندی اکابر) خصوصاً حضرت تھانوی کے مسلک اور تعلیمات کے برخلاف ہے۔ اس کے ثبوت کے لیے حضرت (تھانوی) کے مشہور خلفاء۔ مولانا سید سلیمان صاحب مولانا خیر محمد صاحب، مولانا محمد عبدالجبار صاحب مولانا محمد طیب صاحب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ وغیرہم کی (مسلم لیگ میں) عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے۔"

(اشرف الافادات ص۱۷۱)

مسلم لیگ کی مخالفت کرنا

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا ہے کہ "موجودہ لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی و شرعی تنظیم سوادِ اعظم تسلیم نہیں کی جا سکتی۔"

(اشرف الافادات ص۴)

مسلم لیگ بد دین جماعت ہے

دیوبندیوں کے مولوی عبدالجبار نے مسلم لیگ کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی

Marfat.com

دیوبندی کے نظریہ کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے ۔ کہ ،

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت حکیم الامت (اشرف علی) مسلم لیگ جیسی بد دین جماعت کی حمایت کریں ۔"

(اشرف الافادات ص۱۱ مطبوعہ دہلی)

لیگ کی تائید اور شرکت کسی طرح گوارا نہیں

"فی الواقع حضرت مولانا .... موجودہ لیگ کی شرکت اور تائید کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے ۔" (اشرف الافادات ص۱۹)

علماء تھانہ بھون نے مسلم لیگ کی مذمت کی

جب دعوت الحق بمبئی کی جانب سے شرکت لیگ اور اس کی حمایت کی استدعا اور درخواست کی گئی تو علماء تھانہ بھون (دیوبندی) نے بالاتفاق لیگ کی مذمت فرمائی ۔" (اشرف الافادات ص۳۰)

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سؤر ہیں

دیوبندیوں کے مولوی عطاء اللہ بخاری نے کہا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں ۔"

(چمنستان ص۱۶۵ مصنفہ مولوی ظفر علی خاں)

احرار اور مسلم لیگ کی مخالفت

(احرار) اور مسلم لیگ کے درمیان کامل مغایرت تھی ۔ اور مسلم لیگ کے پاکستان کو انہوں نے کبھی قبول نہ کیا تھا ۔ جس زمانے میں مسلم لیگ قائد اعظم کے زیر قیادت پاکستان کے لیے جدوجہد کر رہی تھی ۔ احرار برابر مسلم لیگ کی ممتاز شخصیتوں کو مغلظات سنا رہے تھے ۔ اور ان پر غیر اسلامی زندگی بسر کرنے کے الزام عائد کر رہے تھے ان کے نزدیک لیگ اسلام کی طرف سے محض بے پرواہی نہ تھی بلکہ دشمن اسلام تھی ۔ ان کے نزدیک "قائد اعظم" "کافر اعظم" تھے ۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۳)

Marfat.com

مودودی صاحب مسلم لیگ اور قیام پاکستان کی مخالفت

مودودی صاحب بھی پاکستان کے قیام کے مخالف تھے۔ انہوں نے پاکستان بنانے کا مطالبہ کرنے والی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا بلکہ کھلے بندوں مخالفت کی ہے۔ جیسا کہ ان کی تحریریں شاہد ہیں:

مودودی نے مسلم لیگ کی حمایت میں ایک لفظ بھی نہیں کہا

مودودی صاحب نے خود بھی اپنی تحریروں میں اس کا اقرار کیا ہے چنانچہ ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ:

"مسلم لیگ کی حمایت میں اگر کبھی کوئی لفظ میں نے لکھا ہو تو اس کا حوالہ دیا جائے۔"

ایک دوسرے شمارہ میں مولوی صاحب رقمطراز ہیں کہ:

"ہم اس بات کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں کہ ہم تقسیم ملک کی جنگ سے غیر متعلق رہے۔" (ترجمان القرآن نومبر ۱۹۶۳ء)

مودودی صاحب نے اپنی کتاب سیاسی کشمکش حصہ سوم میں لکھا ہے کہ:

"افسوس کہ لیگ کے قائداعظم سے لے کر چھوٹے مقتدیوں تک ایک بھی ایسا نہیں جو اسلامی ذہنیت اور اسلامی طرزِ فکر رکھتا ہو اور معاملات کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہو۔ یہ لوگ مسلمان کے معنیٰ و مفہوم اور اُس کی مخصوص حیثیت کو بالکل نہیں جانتے۔" (سیاسی کشمکش ص۳۷ ج ۳)

مودودی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ:

"مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرے لیے اس مسئلہ میں کوئی دلچسپی نہیں ہندوستان میں جہاں مسلمان کثیر التعداد میں ہیں وہاں ان کی حکومت قائم ہو۔" (سیاسی کشمکش ص۹۳ ج ۳)

قیام پاکستان کا مطالبہ وقت ضائع کرنے کی حماقت ہے: مودودی صاحب

Marfat.com

مزید گل افشانی کرتے ہیں کہ:

• اس نام نہاد مسلم حکومت کے انتظار میں اپنا وقت ضائع کرنے یا اس کے قیام میں اپنی قوت ضائع کرنے کی حماقت آخر ہم کیوں کریں۔"
(سیاسی کشمکش ص۱۷۱ ج ۳)

مودودی کا تحریکِ پاکستان کی مخالفت کرنا

زیڈ۔اے سلہری نے لکھا ہے کہ:

"اس امر کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ عوام میں عام تاثر یہ تھا کہ علمائے کرام نے تحریکِ پاکستان کی مخالفت کی ہے جمعیت العلمائے ہند[1] نے تو ضرور زور شور سے مخالفت کی تھی۔ اس لیے عوام کی نظر میں علماء کا وقار مجروح ہوا تھا۔ اور اس مسندِ عزت پر فائز نہ رہے تھے جو ان کے لیے مخصوص تھی۔ پھر خود جماعتِ اسلامی کا کردار جو نظامِ اسلام کی سب سے بڑی نقیب تھی محلِ نظر تھا۔ جمعیت کے متعلق تو یہ کہا جاتا تھا۔ کہ وہ سرے سے دو قومی نظریے کی ہی مخالف ہے۔ اور اس لیے تحریکِ پاکستان کی مخالفت اس کے طرزِ فکر کا لاحقہ تھا لیکن مولانا مودودی تو دو قومی نظریے کے مبلغ رہے تھے۔ ان کی طرف سے تحریکِ پاکستان کی مخالفت کی کیا تک تھی۔ چونکہ پاکستان کا ظہور تازہ تازہ تھا۔ اور ابھی یہ بھی پوری طرح فراموش نہ ہوا تھا۔ جب جماعتِ اسلامی نے ملک بننے ہی نظامِ اسلام کا نعرہ لگایا تو اسے خالص سیاسی حربے کی نوعیت دی گئی اور خلوص سے عاری سمجھا گیا ورنہ کہا گیا اگر جماعت کو نظامِ اسلام کے قیام کا اتنا خیال تھا تو اس نے تحریکِ پاکستان میں کیوں نہ حصہ لیا۔" (نوائے وقت ص۷، ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء)

---

[1] دیوبندیوں کے نور الحق قریشی نے مفتی محمود صاحب کو ۱۹۷۳ء میں جمعیت علماء ہند کا کونسلر لکھا ہے (فقیر قادری)

Marfat.com

زیڈ۔اے سلہری ہی لکھتے ہیں کہ:

"اپنی جگہ مجھے ہمیشہ اس بات کا قلق رہا ہے کہ مولانا مودودی نے تحریکِ پاکستان میں شرکت نہیں کی۔" (نوائے وقت ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء)

بانیانِ پاکستان کی نیت پر حملہ

زیڈ۔اے سلہری نے مودودی صاحب کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ:

"محترمی مولانا مودودی نے بانیانِ پاکستان کے بارے میں شکایت کی ہے۔ لیکن مولانا نے شکایت سے تجاوز کر کے بانیانِ پاکستان کی نیت پر بھی حملہ کیا ہے کہ ان کا مقصد ہی نہ تھا کہ نظامِ اسلام قائم ہو۔ اور اس طرح انہوں نے قوم کو دھوکہ دیا۔ ہفت روزہ طاہر کی رپورٹ میں انگریزی لفظ فراڈ (FRAUD) درج ہوا۔ اس بیان سے پوری تحریکِ پاکستان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، اور اس کے موئدین اور مخالفین کا کردار کھل کر سامنے آجاتا ہے۔" (نوائے وقت ۱۹۷۶ء)

قارئینِ حضرات! مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں آپ نے نام نہاد مفکرِ اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ کا پاکستان کے متعلق کردار ملاحظہ فرمایا۔ آج سب سے زیادہ پاکستان کے محب بنے بیٹھے ہیں۔ اور جماعتِ اسلامی اس حقیقت کہ مودودی صاحب نے تحریکِ پاکستان کی مخالفت کی تھی کا صریحاً انکار کرتے ہیں ؎

صادق ہوں اپنے قول میں غالبؔ خدا گواہ!
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

"قائدِ اعظم کافرِ اعظم ہے!"

احرار کے ہر لیڈر نے اپنی ہر اہم تقریر میں مسلم لیگ پر تنقید کی۔ اس کے لیڈروں پر نکتہ چینی کی۔ یہاں تک کہ قائدِ اعظم کو بھی نہ چھوڑا۔ انہیں کافر کہنا شروع کر دیا۔ یہ شعر

Marfat.com

مولانا مظہر علی اظہر سے منسوب ہے۔ جو تنظیم احرار میں ایک ممتاز شخصیت ہیں۔

ایک کافرہ کے واسطے اسلام کو چھوڑا
یہ قائد اعظم ہے کہ ہے کافر اعظم

رئیس احمد جعفری نے بھی "حیات محمد علی" نامی کتاب کیں دیوبندی احراری مولویوں کا قائد اعظم محمد علی جناح کو کافر اعظم کہنا درج کیا ہے۔ رپورٹ تحقیقاتی عدالت میں دیوبندیوں کی جماعت احرار کے متعلق لکھا ہے۔ کہ:

"ان کے نزدیک لیگ اسلام کی طرف سے محض بے پرواہی نہ تھی بلکہ دشمنِ اسلام تھی۔ ان کے نزدیک قائد اعظم کافر اعظم تھے"
(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۲)

قارئین کرام! دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں نے قیام پاکستان اور نظریہ پاکستان کی سرتوڑ مخالفت کی۔ اور استہزا اڑایا۔ اسٹیجوں پر نظریہ پاکستان کو طنزیں کیں۔ اور پاکستان کے متعلق نہایت ہی رذیل قسم کے الفاظ استعمال کیے۔ جو کہ کتابوں میں موجود ہیں۔ چند ایک حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

احرار پاکستان کے مخالف تھے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کیا تھا۔ کہ:

"احرار پاکستان کے مخالف تھے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان کی پ بھی کوئی نہیں بنا سکتا

مولوی عطاء اللہ بخاری دیوبندی نے پسرور ضلع سیالکوٹ میں

لہ دیوبندیوں کے لیڈر عطاء اللہ بخاری تو خود علم غیب کا دعوے کرتے ہوئے یہ کہیں کہ اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بنا سکے مگر امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ ان کو کل کی اور دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں۔ ے
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

Marfat.com

تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان ایک بازاری عورت ہے

دیوبندی مولوی عطاء اللہ بخاری نے لاہور میں اپنی ایک تقریر میں کہا کہ:

"پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

احراریوں کے صدر نے یہ تسلیم کیا ہے کہ:

"احرار کا نظریہ بھی وہی تھا جو کانگریس کا نظریہ تھا"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۶)

پاکستان پلیدستان[1] ہے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے ہی تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی پاکستان کے لیے "پلیدستان" کا لفظ استعمال کیا۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان نہیں بلکہ خاکستان

احراری لیڈر عطاء اللہ بخاری نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء میں علی پور کی احرار کانفرنس میں اپنی تقریر میں ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کیا ہے کہ:

---

[1] دیوبندی تو پاکستان کو پلیدستان اور خاکستان کے لفظوں سے یاد کریں مگر اہلسنت وجماعت کے مقرر شہیر عمی الفاضل علامہ ابو النور محمد بشیر صاحب کوٹلی مدفیوضہ نے متحدہ ہندوستان کے وقت بمبئی، دہلی اور کلکتہ جیسے شہروں کے عظیم اجتماعات میں شعر پڑھا۔

پاک اللہ پاک احمد پاک جسم و جان ہو!
کیوں نہ رہنے کے لیے بھی ملک پاکستان ہو

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

Marfat.com

"مسلم لیگ کے لیڈر بے عملوں کی ٹولی" ہیں جنہیں اپنی عاقبت بھی یاد نہیں۔ اور جو دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں۔ اور وہ جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۵)

پاکستان ایک سانپ ہے

"ان لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں۔ سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے۔ جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔" (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص۸۸۴)

نعرۂ پاکستان ایک سٹنٹ ہے

احراری مولوی مظہر علی اظہر نے ۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء کو امرتسر میں ایک بیان دیا کہ:

"مسلم لیگ کا نعرۂ پاکستان محض ایک سٹنٹ ہے۔ اور میں نہ مسٹر جناح کو قائدِ اعظم مانتا ہوں نہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ تسلیم کرتا ہوں"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص۲۷۴)

غیر مقلدین کے مولوی ابو القاسم بنارسی نے بھی یہی کہا ہے کہ:

"پاکستان کا نعرہ محض ایک ڈھونگ ہے نیز یہ کہا کہ یہ وہ لفظ ہے جو اب تک شرمندۂ معنے نہیں ہوا۔ پھر یہ کہا کہ پاکستان پیش کرنے والوں نے اب تک پاکستان کی صحیح تعریف نہیں کی پھر یہ کہا کہ ہندوستان میں پاکستان کا تحقق ممکن نہیں"۔ (پیغام ہدایت ص۸۰ مصنفہ مولوی ابراہیم میر)

پاکستان کی تجویز کو ناپسند کرنا

اگرچہ احراری کانگریس سے الگ ہو گئے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ تقسیم ملک تک برابر کانگریس سے ساز باز کرتے ہی رہے۔ مجلس احرار کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو دہلی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں پاکستان کی تجویز کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا اور بعد میں بعض احرار

Marfat.com

لیڈروں نے اپنی تقریروں میں پاکستان کو پلیدستان بھی کہا۔ ۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء کو مولانا داؤد غزنوی نے اخباروں میں ایک بیان شائع کرایا جس میں احرار کے اس فیصلے کا اعلان کیا کہ وہ اپنے آپ کو کانگریس میں جذب کر دیں گے۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۱۱)

مسلمانوں کیلئے نظریہ پاکستان سراسر مضر ہے

دیوبندیوں کے مولوی حفظ الرحمٰن صاحب نے مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی کے سامنے کہا کہ:

"پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ ذرا البسط کے ساتھ بیان کیے اور دکھلایا کہ مسلمانوں کے لیے نظریہ پاکستان سراسر مضر ہے۔" (مکالمۃ الصدرین صفحہ ۳)

تصورِ پاکستان پر طنز اور توہین

چودھری افضل حق احراری لیڈر نے مسلم لیگ کے تصورِ پاکستان کے خلاف بہت سی طنزیہ اور توہین آمیز باتیں کہیں جو "خطباتِ احرار" کے صفحات ۴۱، ۸۲، ۸۳، ۹۹ پر درج ہیں۔" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۷۴)

ناظرینِ کرام! مندرجہ بالا حوالہ جات سے غیر مقلد، احراری، دیوبندی اور مودودی حضرات کی انگریز نوازی، پاکستان دشمنی، نظریہ پاکستان اور مسلم لیگ کی مخالفت بالکل عیاں ہے۔ جن لوگوں نے قیامِ پاکستان اور مسلم لیگ کی سر توڑ مخالفت کی ہو۔ اور مخالفت کے باوجود جب پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔ اب ان حضرات کو پاکستان میں رہتے ہوتے بھی اس کا پھلنا پھولنا۔ ترقی کی منازل طے کرتے دیکھنا کبھی بھی گوارا نہیں کیونکہ اس کا قیام تو ان کی خواہشات کے بالکل اُلٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان بن جانے کے بعد بھی ان کے ان سے تعلقات منقطع نہیں ہوتے بلکہ ترقی پذیر ہوتے ہیں۔ وہابیہ نجدیہ کے مُربی سعودی حضرات کا کانگریسیوں

Marfat.com

کے لیڈر نہرو کو مدعو کرنا اور اُس کو عجیب وغریب القاب سے یاد کرنا۔ جب سعودی فرمانروا ہندوستان آیا تو اُس کا گاندھی کی سمادھی (قبر) پر پھول چڑھانا اس حقیقت کی روزِ روشن کی طرح واضح دلیل ہے۔ ان سب حقائق کو باحوالہ پیش کیا جاتا ہے

نجدی وہابیوں کی مُسلم کش کانگریسی لیڈروں سے والہانہ عقیدت

نہرو کے شاندار استقبال کی تیاریاں

پنڈت جواہر لال نہرو نے جب سعودیہ جانا تھا تو اخبارات میں اس کے استقبال کی تیاریوں کے متعلق خبریں اس طرح شائع ہوئیں کہ :

"سعودی عرب میں پنڈت نہرو کی مدارات کا ایسا اِنتظام کیا جا رہا ہے جو الف لیلا کے جاہ وجلال کی یاد تازہ کر دے گا۔ ہر روز طائف کے باغوں سے گلاب کے تازہ پھول طیارہ کے ذریعے ان محلات میں لائے جائیں گے جہاں نہرو قیام کریں گے۔ وزیرِ اعظم (نہرو) اور ان کی پارٹی کے لیے شاہی توشہ خانوں میں خاص اِنتظامات کیے جا رہے ہیں۔ ہوائی مستقر سے ریاض میں شاہ سعود کے نہایت پرشکوہ محل تک نہرو کو جلوس کی صورت میں لے جایا جائے گا۔ جس کی پیشوائی شاہ کا محافظ دستہ اور موٹر سائیکلوں پر سوار فوجی کریں گے۔ تمام شاہراہوں کو بھارتی اور سعودی پرچموں سے مزیّن کیا جائے گا۔"

(روزنامہ امروز لاہور ۲۱ اگست ۱۹۵۶ء)

نہرو کے لیے دُعائیں

مکہ معظمہ کے ایک روزنامہ "البلاد السعودیہ" نے پنڈت جواہر لال نہرو کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے اداریہ "بھارتی نہرو کو عرب میں خوش آمدید" میں لکھا ہے کہ :

"سعودی عرب ایک رہنما (نہرو) کو خوش آمدید کہنے میں فخر محسوس

Marfat.com

کرتا ہے۔ مسٹر نہرو ایک ایسی شخصیت ہیں جو ہمیشہ پُرامن اور دانشمندانہ پالیسی کے قائل رہے ہیں۔ آخر میں اس اخبار نے دُعا کی ہے کہ امن کا یہ داعی (نہرو) ہزاروں برس جیے۔

شاہ سعود کی "مؤتمرِ اسلامی" کے سیکرٹری "کرنل انور سادات" نے بھی سرکاری روزنامے "الجمہوریہ" میں پنڈت نہرو کو "ایشیائی فرشتہ" بتایا ہے۔ یہ اخبار لکھتا ہے: "اے ایشیا کے فرشتے (نہرو) تم پر سلامتی ہو۔"

آگے چل کر کرنل سادات لکھتے ہیں کہ:

"مسٹر نہرو کی نرم اور ملائم آواز توپوں کی گرج سے کہیں زیادہ باثر ہے کیونکہ یہ سچائی کی علم بردار ہے۔"

(روزنامہ کوہستان لاہور ۲۵ ستمبر ۱۹۵۶ء)

"سعودی عرب میں نہرو کا مرحبا نہرو رسول السلام اور جے ہند کے نعروں سے استقبال شاہ سعود نہرو کی پنچ شیلا پر ایمان لے آئے۔ سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ نہرو کے استقبال کے لیے عرب (نجدی) عورتیں بھی موجود تھیں۔ یہ خواتین، ٹرکوں اور کیڈیلاک کاروں میں بیٹھی ہوئی مسٹر نہرو کو نقابوں سے جھانک جھانک کر دیکھ رہی تھیں۔ ریاض پہنچنے پر شاہ سعود نے نہرو کو گلے سے لگا لیا۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۷، ۲۸، ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

نجدیوں کے نعرہ نہرو رسول السلام پر ہندو اخبار کا تبصرہ

بھارت کے ہندو اخبار "تیج" دہلی مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۶ء کے اداریہ میں "خوش آمدید" "پیغمبرِ امن" کے عنوان کے تحت دوسری باتوں کے علاوہ حسبِ ذیل فقرے موجود ہیں۔

(۱) پردھان منتری شری جواہر لال نہرو "پیغمبر اسلام کی دُنیا میں پہنچے تو ان کا استقبال "پیغمبرِ امن" کے نعروں سے کیا گیا۔

(۲) اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو اسلام کے معنی امن کے ہیں۔ سلامتی کے ہیں پیغمبرِ اسلام

Marfat.com

کے معنے بھی امن و سلامتی کے "پیغامبر" کے ہیں۔

(۳) پیغمبر اسلام کے ملک کے باسیوں (نجدیوں) نے پنڈت جی کی عزت افزائی کے لیے وہی لفظ منتخب کیا جس پر اسے ناز ہے۔ جس کی وجہ سے دنیائے اسلام میں عرب دیش کی عزت ہے۔

(۴) (پنڈت جی) کے اس دورہ کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہ تو وقت بتائے گا مگر اس سے کفر اور کافر کے فلسفہ میں تبدیلی ہو گئی تو یہ دورہ کی بہت بڑی فتح ہو گی۔

(نوائے وقت لاہور یکم اکتوبر ۵۶ء کالم ایڈیٹر کے نام خطوط)

احتشام الحق تھانوی سے مذمت

دیوبندیوں کے مولوی احتشام الحق تھانوی نے بھی نجدی وہابیوں کی اس ہندو نوازی کی مذمت کی ہے جو کہ روزنامہ جنگ نے درج کی ہے۔

"کراچی: ۲۰ ستمبر (سٹاف رپورٹر) مولانا احتشام الحق تھانوی نے آج رات ایک بیان میں کہا ہے کہ سرزمین حجاز کے دار الخلافہ ریاض میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے استقبال پر "مرحبا نہرو رسول السلام" کے جو ننگ اسلام اور اسلام سوز قسم کے نعرے لگائے گئے۔ ان سے نہ صرف یہ کہ مسلمانان عالم کے دینی و ملی جذبات غیرت کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا ہے۔ بلکہ متولی حرمین شریفین کی اس موحدانہ دینداری کا پول بھی کھل گیا جس کا سارے عالم اسلام میں ڈنکا پیٹا جاتا رہا ہے۔ اس سے قطع نظر کہ سرزمین توحید اور گہوارۂ اسلام میں ایک صنم پرست بلکہ منکر خدا اور اللہ کے باغی کو دعوت کرم دینا اور جوار رسول میں بسنے والے موحدین مردوں اور عورتوں سے خیر مقدم واستقبال کرانا پاسبان حرم کے لیے کہاں تک زیب دیتا ہے۔ یا اس احساس ذمہ داری کو کہاں تک پورا کرتا ہے۔ جو حرمین شریفین کی تولیت پر مسلمانان عالم کی طرف سے عاید ہوتی ہے۔ خود یہ بات بھی اپنی جگہ انتہائی شرمناک

Marfat.com

اور غیر اسلامی ہے کہ پنڈت نہرو کے لیے "رسول السلام" جیسے اصطلاحی الفاظ استعمال کیے جائیں۔ سعودی عرب کے سفارت خانہ سے جو وضاحتی بیان دیا گیا ہے کہ نامہ نگار عربی کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہے اور رسول سے قاصد کے معنی مراد ہیں۔ نبی کے معنٰے مراد نہیں۔ میرے نزدیک یہ عذرِ گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے اور ممکن ہے کہ نامہ نگار عربی کی ابجد سے حقیقت میں واقف نہ ہو لیکن سعودی عرب کے سفارتی ترجمان سے زیادہ واقفِ اسلام ضرور معلوم ہوتا ہے۔ اور الزام کی تردید کرنے والے ترجمان ممکن ہے کہ عربی کی مہارتِ تامہ رکھتے ہوں۔ مگر اسلام اور تعلیماتِ اسلام کی ابجد سے بھی ناآشنا معلوم ہوتے ہیں۔ مرحبا رسول السلام کے نعرہ سے ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والے کو یہ غلط فہمی نہیں ہوتی ہے کہ پنڈت نہرو کو نبی یا پیغمبر بنا دیا۔ یا اس لفظ سے نبی کے معنےٰ مراد لیے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہوئے بھی کہ رسول سے قاصد کے ہی معنیٰ مراد لیے گئے ہیں۔ یہ اعتراض ہے کہ لفظِ رسول اسلام اور قرآن کریم کی مخصوص اصطلاح ہے۔ جس کی حیثیت شعائر اللہ اور شعائرِ اسلام کی ہے جیسے قرآن، مسجد حرام، مسجد اقصےٰ وغیرہ قسم کے بیشمار الفاظ اسلامی شعائر ہیں جو اپنے لغوی معنٰے سے نکل کر اصطلاحی معنی کے لیے خاص ہو گئے۔ اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنے میں حدودِ دین کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ قطعاً ناجائز و حرام ہے۔ بلکہ شعائر اللہ کی کھلی ہوئی بے حرمتی اور توہین ہے ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی!

"کیا کسی مسلمان کو یہ اجازت ہے کہ وہ اپنی تصنیف کا نام "کتاب اللہ" اپنے گھر کا نام "بیت اللہ" اور اپنی مسجد کا نام "مسجد حرام" اپنے باغ کو "جنت" اپنے تالاب کا نام "کوثر" اور تنور کا "جہنم" اور اپنے

Marfat.com

پوسٹمین کا نام "رسول" رکھ لے۔ حالانکہ لغوی اعتبار سے یہ سب نام صحیح ہیں۔ کیا قرآن کریم میں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا میں الفاظ کا ادب مسلمانوں کو نہیں سکھایا گیا ہے کیا حدیث کے اندر مسلمانوں کو خبثت نفسی کی ممانعت سے یہی ادب الفاظ نہیں بتلایا گیا ہے۔

سعودی عرب کے سفارتی ترجمان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمان کی عربی زبان بھی وہ زبان ہے جس میں اصطلاحات قرآن کی حرمت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اگر اللہ کے باغی کے احترام میں آج ناموس رسول کو یہ کہہ کر بھینٹ چڑھایا گیا کہ رسول کے معنے قاصد کے ہیں۔ تو آئندہ تمام شعائر اسلام کی حرمت کبھی باقی نہ رہ سکے گی۔ پھر سلامتی وامن کا استعمال بھی کس قدر حیا سوز اور عزت کش ہے کہ جس کے ملک میں آئے دن خون مسلم سے ہولی کھیلی جاتی رہی ہو۔ وہ قاصد امن تو کیا ہوتا اس میں امن وسلامتی کا ادنیٰ اشائبہ بھی موجود نہیں ہے۔ خدا کی شان ہے کہ مردم خور درندوں کو قاصد امن کے لقب سے یاد کیا جائے۔ ~

جنوں کا نام خرد رکھ لیا خرد کا جنوں

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہم آخر میں پاسبان حرم سے صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ حرمین شریفین مسلمانان عالم کی امانت ہے اور ان پاسبانوں کی طرف سے ناموس رسول کی بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کی جا سکتی"

(جنگ کراچی)

مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانا	روزنامہ نوائے وقت نے فیصل کا گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھانے

Marfat.com

کا بھی ذکر کیا ہے کہ:

"ابنِ سعود نجدی کا لڑکا فیصل جب ۱۹۵۵ء میں ہندوستان پہنچا تو بھارتیوں نے اُس کے استقبال میں بھارت سعودی عرب "زندہ باد" "راجکمار سعودی عرب زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ امیر فیصل نے بھارت میں راج گھاٹ پر "مہاتما گاندھی کی سمادھ" پر پھول چڑھائے گئے (نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

دیوبندی حضرات کیلئے لمحۂ فکریہ

انہیں سعودی حضرات نے جبکہ بھارت کے دورہ پر آئے اور گاندھی کی قبر پر پھول چڑھائے اسی دورہ میں دیوبندیوں نے مدرسہ دیوبند میں ابنِ سعود کے بڑے بیٹے کو دعوت دی۔ اور ابنِ سعود کے بیٹے نے مدرسہ دیوبند کو مالی امداد دی۔ نامعلوم اس وقت دیوبندیوں کی غیرت کہاں گئی تھی۔ اخبار میں ہے کہ:

"ابنِ سعود کے بڑے بیٹے اور فیصل کے بڑے بھائی جو کہ نجدی حکومت کے فرمانروا بھی تھے ——— شملہ سے آٹھ میل دور آپ نے ہماچل پردیش کے لوگوں کا پیش کیا ہوا لوک ناچ کا ایک پروگرام دیکھا اور جنابِ صدر معزز وزرا، خواتین اور راجندر پرشاد کے جواب میں شاہ سعود نے تقریر فرمائی۔ مدرسہ دیوبند کو پچیس ہزار روپیہ دیا۔" (اخبار سیاست کانپور ۲۳ دسمبر ۱۹۵۵ء بحوالہ تاریخی حقائق)

جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول

نجدی وہابیوں نے تو گاندھی کجا واشنگٹن کی قبر پر بھی پھول چڑھائے۔ چنانچہ روزنامہ کوہستان نے لکھا ہے کہ:

"سعودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد بن سعود نے جو شاہ سعود کے ہمراہ امریکہ آئے ہیں۔ کل امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی سیر کی۔ بارش کے باوجود انہوں نے مکان کے

Marfat.com

پائین باغ کی بھی سیر کی ۔ اور جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے"
(کوہستان ۲ ر فروری ۱۹۵۷ء)

قارئین کرام! آپ نے مستند کتب کے حوالہ جات سے اکابر وہابیہ کی انگریز نوازی اور ہندو سے بھائی چارہ ملاحظہ فرما لیا۔ وہابی انگریزوں کے پٹھو کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ہندوستان میں ان کے فرقہ کی بنا۔ انہیں کے ایما پر ڈالی گئی۔ جیسا کہ دیوبندی حضرات کے قاری خلیل احمد لکھنوی نے غیر مقلد وہابیوں سے استفسار کرتے ہوئے واضح الفاظ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ غیر مقلدین کا وجود ہندوستان میں صرف اور صرف انگریز کی وجہ سے ہے۔ وہ استفسارات یہ ہیں:

"دنیا کے تختے میں سوائے انگریزی سلطنت کے اور کہیں آپ کا پتہ نہیں چلتا۔ پھر انگریزی سلطنت سے باہر جا کر بندگانِ خدا کو بچانے کی بھی کوشش نہیں کرتے۔ مگر تم جانتے ہو اگر تم کسی اسلامی سلطنت میں گئے تو جو قادیانیوں کا حال کابل میں ہوا یا کسی مرتد کی گت اسلامی سلطنت میں ہونی چاہیئے وہی تمہاری ہوئی۔ اس لیے انگریزی سلطنت سے باہر نہیں جاتے۔ دنیا کے کسی گوشہ میں اور غدر سے پہلے ہندوستان کے کسی شہر میں تمہارا کوئی مذہبی مدرسہ ہے یا تھا۔ تھا تو بتاؤ؟

غدر سے پہلے اور انگریزی سلطنت سے باہر تمہاری کوئی مسجد ہے تو بتاؤ؟" (صاعقۃ التقلید علی الغوی العنید ص ۲۳-۲۴)

جب ہندوستان میں وہابیت کا بیج بونے والے انگریز ہوں تو پھر وہابی کیسے ان

ف ان نجدیوں کی رسول دشمنی اس سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ گاندھی کی سمادھی اور واشنگٹن کی قبر پر ان نجدیوں نے پھول چڑھائے مگر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک پر صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کی قبور مبارکہ پر پھول چڑھانے ان کے نزدیک بدعت و حرام ہے۔ (فقیر محمد ضیاء القادری غفرلہ)

Marfat.com

کی نیاز مندی اختیار نہ کریں۔ اور انگریزوں کی حمایت میں فتوے اور کتابیں کیوں نہ شائع کریں۔ نیز انگریز کے خلاف جہاد کرنے کو ناجائز کیوں نہ کہیں۔

جو لوگ امام الانبیاء، محبوبِ خدا، شافع روزِ جزا، شبِ اسرا کے دولہا، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نیاز مند اور خیر خواہ نہیں۔ وہ ملک و ملت کے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ علماءِ سُو نے ہر دور میں علماءِ حق کے طریق کار اور عقائد کی مخالفت کی ہے۔ علماءِ سُو نے اسلاف سے رُوگردانی کر کے نئے نئے فتنے اور عقائد پیدا کر دیئے مسلمانوں کے دلوں سے عظمتِ محبوبِ خدا اور مقامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنے کے لیے عجیب و غریب قسم کے حربے اختیار کیے۔ جیسا کہ آپ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور پاک و ہند میں غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیہ کے متفقہ مجدد سید احمد اور اسماعیل دہلوی کے حالات میں نہایت ہی وضاحت کے ساتھ پڑھ چکے ہیں۔ ان فتنوں کے پیچھے کسی نہ کسی کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ سید احمد اور اسماعیل دہلوی نے ہندوستان میں اس فتنہ وہابیت کا بیج بویا تو نجدیوں سے یہ بیج حاصل کیا۔ اپنے اسلاف سے اُس کو یہ عقائد کہیں نہ ملے۔ حالانکہ اس کے خاندان سے ہی شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی تھے جن کا علمی سکہ تمام علمی دُنیا میں مسلم ہے۔ اسماعیل دہلوی نے یہ فیض نجدیوں سے حاصل کیا اور نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے یہ فیض ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم سے حاصل کیا۔ اور ابنِ تیمیہ کو یہ فیض ابنِ حزم ظاہری سے ملا۔ اور جس دور میں انہوں نے مسلمانوں میں یہ فتنے برپا کیے تو علماءِ حق فوری طور پر ان کے تردید کے لیے کمربستہ ہو گئے اور مسلمانوں کا تحفظ فرمایا۔

قارئینِ کرام! آخر میں مخالفینِ پاکستان کے اکابر نے انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز عبارات لکھیں ہیں پیش کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

اس آیۂ شریفہ سے اظہر من الشمس ہے کہ رسولِ کل، ہادیٔ سبل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیے رسولِ رحمت بن کر تشریف لائے ہیں جیسا کہ فرمانِ ربی میں ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ (پ ۱۷، ع ۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

مندرجہ بالا آیاتِ طیبات سے واضح ہوا کہ دیوبندیوں نے یہ عبارت لکھ کر نبیٔ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بہت بڑی بے ادبی اور گستاخی کی جسارت کی ہے۔ جو کہ کفر ہے۔

کہیں، دیوبندی خطیب الانبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اُستاد بنتے ہیں۔ کہیں ہادیٔ کل صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو گرنے سے بچاتے ہیں۔ ان کی ذہنی خباثتوں کا اندازہ انہیں ہر نکات سے عیاں ہوتا ہے کہ جو کُل کائنات کی فریاد رس کے وہابی اس شخصیت کو اپنا محتاج قرار دے رہے ہیں۔ دیوبندی وہابیوں کے دَورِ حاضرہ کے نام نہاد شیخ القرآن مولوی غلام خان صاحب کے اُستاذ مولوی حسین علی صاحب آف واں بھچراں ضلع میانوالی درج کردہ خواب سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے وُہ خواب درج کیا جاتا ہے۔

دیوبندیوں کے مولوی حسین علی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پُل صراط سے گرنے سے بچالیا!

دیوبندیوں کے مولوی غلام خان آف راولپنڈی کے اُستاد مولوی حسین علی آف واں بھچراں نے لکھا ہے کہ

رَاَیْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَانَقَنِیْ وَذَهَبَ — میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مجھے بصورتِ معانقہ

Marfat.com

بِیْ مُعَانَقَۃً عَلَی الصِّرَاطِ اَیْ پُلُ صِرَاط رَاَیْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ لِیْ..... خُتِمَ عَلَیْہِ بِیَدِہٖ الْمُبَارَکَۃِ وَ کَانَ مَعَہٗ اَکْثَرُ الْاَکَابِرِ دَعَوْتُ عِنْدَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ ثُمَّ جِئْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَعَانَقَنِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَّمَنِی اللَّطَائِفَ وَالْاَذْکَارَ وَرَاَیْتُ اَنَّہٗ یَسْقُطُ فَاَمْسَکْتُہٗ وَاَعْصَمْتُہٗ عَنِ السُّقُوْطِ

(مبشرات ملحقہ بلغۃ الحیران)

پُل صراط پر لے گئے اور میں نے دیکھا کہ آپ نے مجھے مُہر لگا کر ایک تحریر دی ہے۔ اور آپ کے ساتھ بہت سے اکابر بھی تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے پاس دعا مانگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ اور میں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کیا تو آپ نے مجھ سے معانقہ کیا۔ اور اذکار سکھائے اور میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پل سے گر رہے ہیں۔ تو میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا۔

قارئین حضرات! اب آپ خود ہی انصاف کریں کہ ایک مسلمان اپنی اُمتی ہونے کی حیثیت سے ایسی بات کبھی بیان نہیں کر سکتا۔ جو رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شافع محشر ہوں۔ جو خود گرتوں کو سنبھالنے والے ہوں۔ جو قیامت کے روز پُل صراط پر کھڑے ہو کر رب کریم کی بارگاہ میں رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ کی دعائیں کریں۔ ان کے بارے میں دیوبندی وہابی مولویوں کے امام اور سردار مولوی حسین علی خان آف واں بھچراں یہ کہیں میں نے ان کو گرنے سے بچا لیا۔ کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ یہ ہے دیوبندی اکابر کا ایمان مگر میرے اعلیٰحضرت۔ مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ القوی کا ایمان اور عقیدہ یہ ہے۔ ؎

رضا پل سے اب وجد کرتے گزرئیے ہے ربِّ سلّم صدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جیسا قرار دیتے ہیں اور کہیں گنگوہ کو کعبۃ اللہ سے افضل قرار دیتے ہیں۔
جیسا کہ مولوی محمود الحسن دیوبندی نے مرثیہ میں کہا ہے کہ

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے تھے اپنے سینوں میں ذوق و شوق عرفانی

(مرثیہ ص۱۳)

سرد آہیں گرم آنسو۔ آنسوؤں میں خونِ دل
کہہ رہے ہیں اس طرح افسانہ در افسانہ ہم

دیوبندی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُستاد ہیں!

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ:
"ایک صالح فخرِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔"

(براہینِ قاطعہ ص۲۶ مطبوعہ دیوبند)

قارئینِ عظام! مندرجہ بالا بیان میں امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی کس قدر توہین اور گستاخی پائی جاتی ہے۔ کہ دیوبندی مولویوں کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استاد قرار دیا ہے۔

حالانکہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالٰے نے اپنا اصول بیان فرمایا ہے کہ:
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ۔ (پ ۱۳ ع ۱۳)
اور ہم نے ہر رسول اُس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اِک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں!

Marfat.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انسانوں کی وفات برابر ہے

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی لکھا ہے کہ

عقیدہ :۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انسانوں کی طرح وفات پا گئے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۳ ۲۵ اپریل ۱۹۱۱ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ہی لکھا ہے کہ

عقیدہ :۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ○ اس آیت سے عام اولیاء اللہ یا انبیاء کا ذکر نہیں۔ بلکہ خاص شہیدوں کا ذکر ہے۔ شہیدوں کی زندگی ایسی نہیں جیسی ہم لوگوں کی ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ۱۳ اپریل ۱۹۱۲ء)

شہداء کو مردہ اعزازی طور پر نہ کہیئے

عقیدہ :۔ شہداء کو اعزازی طور پر مُردہ کہنے سے منع کیا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۳ ۸ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

اللہ کریم نے وہابیوں کے عقائد کو باطلہ کا بطلان خود ان کے ہی مولوی قاضی شوکانی سے ثابت کرا دیا تاکہ وہابی قیامت تک اپنے مسلک کو سچا نہ گردان سکیں۔

قاضی شوکانی کی عبارت یہ ہے۔

مَاثَبَتَ اَنَّ الشُّھَدَاءَ اَحْیَاءٌ یُرْزَقُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ وَ — پس شہداء کا اپنی قبور میں زندہ ہونا اور انہیں رزق دیا جانا ثابت ہوا۔ تو حضور اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ

Marfat.com

النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وسلم بھی انہی زندوں میں ہیں۔
مِنْهُمْ۔ (نیل الاوطار صفحہ ۱۰۱ ج ۵)

اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

اُمتی عمل میں نبی کے برابر حتٰی کہ بڑھ بھی جاتا ہے

دیوبندی وہابیوں کے امام اور نام نہاد قاسم العلوم مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ :۔

عقیدہ :۔ انبیاء اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بہت وقتوں میں بظاہر اُمتی مساوی و برابر ہو جاتے ہیں بلکہ اُمتی نبیوں سے عمل میں بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۵ مطبوعہ دیوبند)

بانی مدرسہ دیوبند کا یہ عقیدہ بھی قرآن و حدیث کی واضح طور پر مخالفت کر رہا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ اور بے شک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے
مِنَ الْاُوْلٰی۔ (پ ۳۰ ع ۱۸) بہتر ہے۔

حدیث شریف میں بھی یہ مسئلہ ہے کہ جو کسی کو نیک عمل سکھائے یا بتائے اور جو اس نیک عمل پر گامزن ہو تو جتنا ثواب نیک عمل کرنے والے کو ہوگا اتنا ہی اجر اس نیک عمل بتانے والے کو بھی ملے گا اس مسئلہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ قیامت تک اُمت محمدیہ جو بھی نیک عمل کرے گی۔ جتنا ثواب کل اُمت کے نیک کام کرنے والوں کو ملے گا اتنا ہی اجر ہمارے آقا و مولا اور ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام اعمال میں جمع ہوگا۔ کیونکہ سب نیکیاں بتانے والے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

Marfat.com

انبیاء کرام بڑے بھائی ہیں!

عقیدہ: اولیاء انبیاء امام و امام زادے پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں۔ وہ سب انسان ہی ہیں۔ اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی ہیں مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہیں ہوتے۔ (تقویۃ الایمان ص۴۰)

بڑے بھائی کو گالی دینے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ مگر نبی کو گالی دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے پھر وہ بڑے بھائی کیسے ہوتے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ (پ ۲۶ ع ۱۳)

اے ایمان والو۔ اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو۔ اور اللہ سے ڈرو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ادب کے عالم کا تذکرہ پروردگارِ عالم نے قرآن حمید میں اس شان سے فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (پ ۲۶ ع ۱۳)

بیشک وہ لوگ جو رسول اللہ کے پاس اپنی آوازیں پست کرتے ہیں یہ وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

مقامِ عبرت ہے کہ صحابہ عظام علیہم الرضوان تو اپنی آوازوں کو پست رکھیں مگر وہابیوں کا امام دہلوی قتیل بڑا بھائی لکھنے کی جسارت کرے۔

نماز میں بڑے بھائی کو سلام کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر محبوبِ خدا کا مقام یہ ہے کہ جب تک نمازی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

Marfat.com

وَبَنُوکَاتَہٗ نہ پڑھے تب تک نماز ہی نہیں ہوتی۔ غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے بزرگ اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل کا یہ عقیدہ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بہت بڑی بے ادبی ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید بایزید اینجا

نبی ایسے سردار ہے جیسے گاؤں کا چودھری

عقیدہ: سردار کے لفظ کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ خود مالکِ مختار ہو۔ اور کسی کا محکوم نہ ہو۔ خود آپ جو چاہے سو کرے۔ جیسے ظاہر میں بادشاہ سو یہ بات تو اللہ ہی کی شان ہے۔ ان معنوں میں اس کے سوائے کوئی سردار نہیں اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو مگر اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو۔ کہ اصل حاکم کا حکم اول اس پر آوے اور اس کی زبانی اوروں کو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۴۴)

مولوی اسماعیل دہلوی نے انبیاء کی سرداری کو قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار کے برابر اور مثل قرار دیا ہے۔ جو کہ انبیاء کرام کی شان میں بہت بڑی گستاخی ہے ہر پیغمبر کے الفاظ میں حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات بھی شامل ہے لیکن ہمارے آقا تو صرف امت کے سردار ہی نہیں بلکہ سید المرسلین یعنی مرسلین کے بھی سردار ہیں۔ جیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سرداری کو قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار کے برابر قرار دینا کتنی بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جو کہ صریحاً کفر ہے۔

قارئین! گاؤں کے چودھری کی کوئی تعظیم نہ کرے اور توہین کردے تو وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔ مگر حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے

Marfat.com

یارسول اللہ یا علی کہنے والوں کو قتل کرنا جائز ہے!

عقیدہ: امام الوہابیہ اسمٰعیل غزنوی[1] لکھتے ہیں کہ:

"جو کوئی یارسول اللہ (صلعم) یا یا ابن عباس یا یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اُس کی دہائی دے۔ اس پکارنے سے اس کا مدعا دفع شر یا طلب خیر ہو یعنی ایسے امور میں امداد حاصل کرنا ہو۔ جو خدا کے سوا کسی اور کے اختیار میں نہیں ہیں مثلاً کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی [؟] سے محفوظ رہنا وغیرہ۔ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے۔ جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے۔ اور اِن صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئے گی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں۔ یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے"

(تحفہ وہابیہ ص۵۹ مصنفہ اسمٰعیل غزنوی)

---

[1] یہی مولوی اسماعیل غزنوی یکم جون ۱۹۴۵ء کو بلیک مارکیٹ کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے (اہلحدیث امرتسر ص۲ ۸ جون ۱۹۴۵ء)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

Marfat.com

عقیدہ: میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (تقویۃ الایمان ص۶۰)

دُنیا بھر کے دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کو چیلنج

ہم اعلان کرتے ہیں کہ خاتم الانبیاء شافع روزِ جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث شریف ایسی پیش کریں جس میں نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ: میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ جب ایسا کسی حدیث میں نہیں تو پھر امام الوہابیہ کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیونکہ نبی پاک کا فرمان ہے:

مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

خداوندِ کریم جل جلالہٗ تو شہدا کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲ ع۳)

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہاں تمہیں خبر نہیں۔

رسولِ مختار سرکار ابد قرار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ۔ (ابن ماجہ ص۱۱۹)

بے شک اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کیا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کا نبی زندہ ہے۔ رزق دیا جاتا ہے۔

قرآن و حدیث کی رُو سے یہ عقیدہ کفر ہے۔ لہٰذا اس عقیدہ پر مرنے والا اور ایسے عقیدہ والے کو شہید حق۔ بزرگ ولی مجدد وغیرہ سمجھنے والا بھی یقیناً کافر ہے۔

خاک میں تیرے کتنا ہے کے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزت تیری

Marfat.com

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی ہی نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ :۔ علمِ غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا شرک سے خالی نہیں" (فتاویٰ رشیدیہ ص ج ۲)

"جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرے اس کے پیچھے نادرست۔"

(فتاویٰ رشیدیہ ص۱۱۴ ج ۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ غیب کو صبی مجنون اور بہائم سے تشبیہ

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ :۔ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔" (حفظ الایمان ص۱۶)

شیطان اور ملک الموت کا علم ثابت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ثابت نہیں

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا ہے کہ:

عقیدہ :۔ غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ

Marfat.com

سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصّہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے۔" (براہینِ قاطعہ ص۵۱ مطبوعہ دیوبند)

عقیدہ :۔ "اعلیٰ علیین میں رُوحِ مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔" (براہینِ قاطعہ ص۵۲)

علم شیطان کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

دیوبندی وہابیوں کے قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے بھی عقائد کے متعلق لکھا ہے کہ:

عقیدہ :۔ "رسول اور اُمتِ رسول اس حد تک مشترک ہیں کہ دونوں کو علمِ غیب نہیں۔" (فاران توحید نمبر کراچی ص۱۰۱)

عقیدہ :۔ "علم ما کان و ما یکون خاصہ خداوندی ہے۔ جس میں کوئی بھی غیر اللہ اس کا شریک نہیں ہو سکتا۔" (فاران توحید نمبر کراچی ص۱۱۱)

عقیدہ :۔ حضرت سیدالاولین والآخرین کے لیے علمِ غیب کا دعوٰے اور

؎ شیطان و ملک الموت کے محیطِ زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعوٰے کرتا ہے۔ وہ قرآن و حدیث پر نہایت ناپاک بہتان باندھتا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم کو نصوصِ قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افترائے عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیطِ زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو۔ بلکہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

Marfat.com

نبی پاک صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی قبرِ مبارک سے جو آوازیں آئیں وہ شیطان کی چالیں تھیں !

وہابیوں کے امام اور مجدد ابنِ تیمیہ نے لکھا ہے کہ :

عقیدہ : قبر کو بت بنانا شرک کی ابتدا ہے ۔ اس لیئے اس کے پاس بھی بعض لوگوں کو کبھی آوازیں سُنائی دیتی ہیں ۔ صورتیں دکھائی دیتی ہیں ۔ کوئی عجیب و غریب تصرف نظر آتا ہے جسے وہ مردہ کی کرامت سمجھتے ہیں ۔ مثلاً کبھی دکھائی دیتا ہے کہ قبر شق ہو گئی ۔ مردہ باہر نکل آیا ۔ باتیں کیں ، معانقہ کیا ۔ اس طرح کی چیزیں نبیوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی قبروں پر پیش آسکتی ہیں ۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ یہ سب شیطان کی چالیں ہیں ۔ جو آدمی کے بھیس میں ظاہر ہو کر مکر و فریب کا کرشمہ دکھاتا ہوا کہتا ہے ۔ کہ میں فلاں نبی یا فلاں شیخ ہوں ۔

(کتاب الوسیلہ صہ ۵۱)

نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا انسانی شکل میں مدد کرنا شیطان کا مدد کرنا ہے !

وہابیوں کے امام ابنِ تیمیہ نے لکھا ہے ۔ کہ :

عقیدہ :۔ فرشتے شرک میں کسی کی امداد نہیں کرتے ۔ نہ جیتے ہیں ۔ نہ موت میں ۔ اور نہ اسے پسند کرتے ہیں ۔ البتہ شیاطین کبھی کبھی ان کی مدد کرتے اور انسانی شکل میں ان کے سامنے نمودار ہوتے ہیں ۔ چنانچہ وہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ۔ پھر کبھی کوئی شیطان ان سے کہتا ہے میں

Marfat.com

براہیم ہوں، مسیح ہوں، محمد ہوں، خضر ہوں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی یا فلاں شیخ طریقت ہوں۔

(کتاب الوسیلہ ص۱۴۹)

قارئین کرام :- مندرجہ بالا وہابیوں کا عقیدہ طبرانی شریف کی حدیث شریف کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا نُصرت فرمانا یہ شیطان کی آواز یا شیطانی مدد قرار دی جائیگی۔ جو کہ کفر ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف سے آواز آنے کے کئی واقعات ہیں مشکوٰۃ شریف میں حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور سے اذان کی آواز سننے کی روایت درج ہے۔

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار خلیفۂ رسول، خلیفۂ اول، خلیفہ برحق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو قبر نبوی کے پاس لے جانا اور قبر سے یہ آواز آنا کہ ایک دوست کو دوست کے ہاں داخل کر دو۔ درج فرمائی ہے جس کو وہابیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی جمال الاولیاء ص۳۹ میں درج کیا ہے۔

خُدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے

امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے ایسا عقیدہ لکھا ہے کہ جس سے ختم نبوت کے انکار کا دروازہ کھلا ہے۔

عقیدہ :- اس شہنشاہ (اللہ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر ڈالے۔" (تقویۃ الایمان ص۳۱ مطبوعہ دہلی)

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے امام کے اس عقیدہ سے ختم نبوت کا انکار واضح ہے

Marfat.com

نیز دہلوی کی علمی قابلیت اور قرآن دانی کا سارا راز بھی فاش ہو جاتا ہے۔ دراصل اس میں دہلوی نے یہ گستاخی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر آیت کو صحیح نہ سمجھنے کی بنا پر کی ہے۔ حالانکہ اُس بیچارے کو اتنا علم نہیں کہ مفسرینِ عظام علیہم الرحمۃ نے اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ ہ — بے شک اللہ تعالٰے جس چیز کو چاہے اس پر قادر ہے۔

ربِ کریم کا یہ بھی اعلان ہے:

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (پ۲۲ ع ۲) — محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں۔ اور سب نبیوں میں پچھلے۔

جب اللہ کریم نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔ پھر اسی کی وضاحت اعلانیہ طور پر تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے فرمادی۔

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ — میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

قرآن وحدیث کے ان واضح فرامین کے باوجود اسماعیل دہلوی یہ عقیدہ رکھے کہ خدا کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کر ڈالے۔

خدا اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ اگر محمد پیدا کرے گا تو نبوت بھی دے گا۔ اور اگر نبوت دے گا تو خاتم النبیین جو اللہ کا فرمان ہے وہ غلط ہوتا ہے جبکہ پروردگارِ عالم کا یہ بھی اعلان ہے

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا۔ — اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے

(پ۵ ع ۸)

Marfat.com

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ۔ (پ ع ۱۲) اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔
وہابیوں کے امام دہلوی نے ہی مرزا قادیانی کو یہ راستہ دکھایا۔ رہنمائی دہلوی نے کی اور دعوٰے قادیانی نے کیا کہ :

منم مسیحِ زماں منم کلیمِ خدا ۔ منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۹۷)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال گدھے کے خیال سے کئی درجے بدتر ہے

دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد اسماعیل قتیل نے اپنی کتاب صراطِ مستقیم میں سرورِ عالمیاں صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم سے کینہ اور بغض کا ثبوت اپنے مندرجہ ذیل عقیدہ میں روزِ روشن کی طرح دیا ہے جو کہ درج ہے۔

عقیدہ : از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند۔ بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است۔

(نماز میں) زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے۔ اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے۔ (صراطِ مستقیم فارسی ص ۸۶ مطبوعہ دہلی)

ناظرینِ کرام ! ابو الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل کا مندرجہ بالا نظریہ اور عقیدہ کس قدر دلسوز اور عشاقِ رسول کے جذبات کو چھلنی کر دینے والا ہے۔ اسلاف کا عقیدہ تو یہ ہو کہ جب نماز میں تشہد پڑھتے وقت بارگاہِ رسالتمآب میں ہدیہ سلام السلام علیک ایہا النبی پیش کرے تو اس وقت یہ سمجھتے ہوئے پڑھے کہ امام الانبیاء حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بالمشافہ سلام عرض کر رہا ہے۔

Marfat.com

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ النورانی نے لکھا ہے کہ:

میں نے اپنے سردار علی خواص علیہ الرحمۃ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ

شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازی کو تشہد میں نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لیے حکم دیا ہے کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ انہیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی دیکھیں اس لیے کہ حضور کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے۔

فیخاطبونہ بالسلام مشافھۃ پس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر بالمشافہ سلام عرض کریں۔ (میزان الکبریٰ صفحہ ۱۶۷ ج ا مطبوعہ مصر)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ:

"جب تشہد کے لیے بیٹھو تو ادب سے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی چیزیں تقرب کی ہیں خواہ صلوات ہو یا طیبات یعنی اخلاق ظاہر۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اسی طرح ملک خدا کے لیے ہے۔ اور یہی معنٰے التحیات کے ہیں۔ اور نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود کو اپنے دل میں حاضر کرو اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہو۔

(احیاء العلوم باب چہارم جلد اول)

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"بعضے عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنےٰ آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نہ بود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد۔

Marfat.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ قدرت نہیں

غیر مقلدین اور دیوبندی وہابیوں کے امام اور مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے عقیدہ لکھا ہے کہ:

عقیدہ: (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ کچھ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں۔
(تقویۃ الایمان ص۲۲)

انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کے عذاب سے عام آدمیوں کی طرح ترساں و لرزاں ہیں

وہابیوں کے نام نہاد مجدد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ:
"ملائکہ و انبیاء بھی ویسے ہی خدا کے بندے ہیں۔ جیسے کہ تم خود ہو۔ اور وہ بھی اس کی رحمت کے طالب اور اس کے عذاب سے اسی طرح لرزاں و ترساں ہیں جس طرح تم خود ہو"
(کتاب الوسیلہ ص۴۴)

انبیاء لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں

وہابیوں کے مجدد محمد بن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ ہے کہ
عقیدہ:- انبیاء بھی لا الٰہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں۔
(کتاب التوحید مترجم ص۲۹)

قارئین عظام:- آپ خود اندازہ کریں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں کتنی بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔ جس توحید کا پرچار کرنے کے لئے حق

Marfat.com

تعالٰی نے انبیاء عظام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ وہ اور ہر نبی کے حکم کا پہلا جز و کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی ہے۔ مگر وہابیوں کا نام نہاد شیخ الاسلام اور مجدد اعظم ان کے ہی متعلق ہی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اپنے کلمہ کی پہلی جزو کی فضیلت جاننے کے محتاج ہیں یہ عقیدہ دشمنان انبیاء کا ہی ہو سکتا ہے کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔

خاتم الانبیاء شہنشاہ دوسرا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم بھی انبیاء میں آجاتے ہیں۔ میرے سرور عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ۔ ابن ماجہ ترمذی شریف ص مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۱

انبیاء اور اولیاء کو سفارشی ماننے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے

عقیدہ: جو کوئی کسی (انبیاء و اولیاء) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے۔ سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان ص مطبوعہ دہلی)

عقیدہ: سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۲۷)

عقیدہ: انبیاء اور اولیاء اللہ تعالٰی کی عطاء سے تصرف فرماتے ہیں اور اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں۔ یہ سب کچھ شرک اور خرافات ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۶ مصنفہ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

Marfat.com

صوفی محمد رفیق نقشبندی

خادم جامعہ بستان العلوم صدیق

Marfat.com

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف

انوار المحمدیہ ... ۳۰

سیرت غوث الثقلین ... ۲

سیرۃ خلفاء راشدین ... ۲۵

محفل میلاد شریف ... ۴

گیارہویں شریف کا ثبوت ... ۱۵

ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت ... ۱۵.۵۰

اہلسنت وجماعت کون ہیں؟ ... ۲۰

مدلل تقریریں ... ۲۵

وہابی مذہب کی حقیقت ... ۶۰

وہابیت کا پوسٹمارٹم ... ۱۵

قصرِ وہابیت پر بم ... ۸

وہابیت و مرزائیت ... ۶

عقائدِ وہابیہ ... ۲۵

مرزا قادیانی کی حقیقت ... ۳

نجد سے قادیاں براستہ دیوبند ... ۲۰

فرقہ ناجیہ ... ۶

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار - سیالکوٹ

Marfat.com

مولانا ابوالحامد محمّد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کی محققانہ تصانیف

انوار المحمدیہ ... ۳۰	وہابی مذہب کی حقیقت ... ۶۰
سیرت غوث الثقلین ... ۲	وہابیت کا پوسٹمارٹم ... ۱۵
سیرۃ خلفاء راشدین ... ۲۵	قصرِ وہابیت پر بم ... ۸
محفل میلاد شریف ... ۴	وہابیت و مرزائیت ... ۶
گیارہویں شریف کا ثبوت ... ۱۵	عقائدِ وہابیہ ... ۲۵
ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت ... ۱.۵۰	مرزا قادیانی کی حقیقت ... ۳
اہلسنت وجماعت کون ہیں؟ ... ۲۰	نجد سے قادیاں براستہ دیوبند ... ۲۰
مدلل تقریریں ... ۲۵	فرقہ ناجیہ ... ۶

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار۔ سیالکوٹ

Marfat.com